خلافت و ملوكيت يوسط تمبر 1

حضرت معاویہؓ کے عہد میں سیرنا علیؓ پر منبروں سے 60 سال تک سب و شتم و لعنت کا سلسلہ شروع ہوا اور اس بدعت کو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مختم کیا (خلافت و ملوكيت صفه:174)

تبصرہ: پرلے درجے کا جھوٹ اور بکواس ہے بیہ روایت ہی جعلی ہے اس میں ابو مخنف لوط بن کی کذاب و متروک راوی ہے, محدثین کی اس پر شدید جرح ہے

فارْجِر مَنْ قِبَلُك مِن المسلمين عِن ذلك، فلعمري لقد أنى لهم أنْ يتركوا ذلك مع ما يقرؤون من كتاب الله، فالرُّجر عن ذلك الباطل واللهو من الغناء وما أشبهه فإنْ لم ينتهوا لمنكُلُّ من أتى ذلك منهم فير متعلِّم في النكال.

النبرة عليٌّ بن محمد عن أبي آيوب عن خُلِد بن عَجَّلان قال: كان عند فاطبة بنت هبد الملك جوهر، فقال لها عمر: من أين صار هذا إليك؟ قالت:

اصلاً الو مختف لوط بن يكي كذاب راوي كان لي. قرصمه من بيت احال المعالى الويدين جد العدن من مهد بن حت رددته عليك او قيمته. قالت: لا أريده طبت به نضأ في حياته وأرجع فيه بعد مرته [لا حاجة لي فيه . فقسمه يزيد 🚾 تعله وواده .

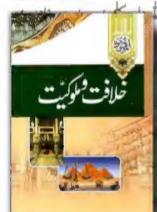
أتبونا عليَّ بن محمد عن لوط بن يحبِّي القامدي قال: كان الولاة من بني أمَّة قبل عمر بن عبد العزيز يشتمون عليًّا، رحمه الله، قلمًّا ولي عمر أسبك عن فَلَكَ نَقَالَ كُنُّيرِ مَزَّةَ الْخُرَاعِي:

بِرِيًا وَلَمْ تَتَبِعُ طَالَمَا نَجْرِمِ ثَيْنُ آياتِ الْهَـلَى بِالْكُلُمُ زَلِيتُ عَلَمْ تَشتم عَلَيّاً ولم تُجِلَفُ تكلئت بالخل الثين وإنسا فعلتُ فالمُحى راضياً كُلُّ صلم فصدلت معروف الذي قلت بالذي

أعيرنا عليٌّ بن محمد عن إدريس بن قام الله: قال عمر بن عبد العزيز لميمون بن وقوان: يا ميمون كيف لي بأعوان على هذا الأمر أليُّن بهم وأمنُّهم؟ قال: يا أمير المؤمنين لا تشغل قلبك بهذا فإنَّك سوق وإنَّما يُحْمَلُ إلى كُلُّ سوق ما يَمْقَ فِهَا، فَإِذَا هِرْفَ الناسِ أَنَّهُ لا يَشْقَ مِنْكُ إِلَّا العِنْسِيحِ لَمْ يَأْتُوكُ إِلَّا بالعنصيح.

أغيرنا عليٌّ بن محمد عن خالدين يزيد بن يشُّر عن أبيه قال: شَال حمر بن مِدْ العزيز هن عليَّ وعشمان والجَمَّل وسِمَّين وما كان بينهم فقال: ثلك وماء كانَّ اللَّهُ بِدَى منها وأنا أكره أنْ أخسى أساني فيها.

أعبرنا علي بن محمد عن محالدين بزيدين بشر عن أبيه قال: أصاب المسلمون في غزوهم الصائفة غلاماً من أبناء الروم صغيراً فبعث أهله في فنائه، ما عليكم أن نقليه صغيراً ولعلَّ الله أن يُعْكِنَ



امام زہری کی روایت ہے کہ رسول الله صلی الله راشدین کے عہد میں سنت بہتی کہ ندکافر مسلمان 😅 کا۔حضرت منعاویہ ؓ نے اپنے زمانۂ حکومت میں مسلمان مسلمان کا وارث قرار نه دیا۔ حضرت عمر بن عبدالس كيا _ محر مشام بن عبد الملك في اين خاندان كي مادار حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ دیت کے معالمے پی ویا۔سٹ سیقی کدمعاہد کی دیت مسلمان کے برابر اور نصف كرديا اور باقي نصف خود ليني شروع كردي. ٥

ایک اور نبایت مروه بدعت معزت معاویة عجد می بیشروع مولی كه وه خود، اور ان کے حکم سے ان کے تمام گورز، خطبول میں برسر منبر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کی بوچھاو کرتے تھے، حتی کہ سمجد نبوی میں منبررسول پر عین روضة نبوی کے سامنے حضور کے محبوب ترین عزیز کو گالیال دی جاتی تھیں اور حضرت علی علی اولا داور ان ک قریب رئین رشتہ دارا ہے کانوں سے بے گالیاں سنتے تھے۔ ® کسی کے مرنے کے بعداس كو كاليال ويناه شريعت تو دركناره انساني اخلاق كيجى خلاف تفا اور خاص طورير جعے کے خطبے کو اس گندگی ہے آلودہ کرنا تو دین واخلاق کے لحاظ سے سخت گھٹاؤنانعل تھا۔ حفرت عربن عبدالعزيز تي آكر اي فاعدان كي دومري غلط روايات كي طرح اس روايت كومجى بدلا اور خطبه جعد يس سبعلى كى جكه بدآيت يردمنى شروع كروى: إنَّ الله يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَ إِيُّهَا يُ ذِي الْقُرْلِي وَ يَتْلِي عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْبُذَكُر وَ

- البدايدوالنبايره ج٨، ال ١٣٩ ح٩، ال ٢٣٢_
- البدايدوالتهامية ج٨٥، ص ٩ ٣٠ _ ابن كثير كـ الفاظ مدين : وكان معاوية اول من قصر ها الى النصف واخذالتصف لنفسم
- الطيرى وجلد سماص ١٨٨ وين الماعيون عام من ١٣٣٠ جسم من ١٥٠ البداية ع ٨ ص ٢٥٩ --A-U/196



خلافت و ملو کیت بوسط نمبر 2

مولانا مودودی لکھتے ہیں:

لشکرِ معاویہؓ کو شکست ہونے لگی تو انہوں نے نیزوں پہ قر آن اٹھا لیے (خلافت و ملوکیت صفہ 139)

تبصرہ: نہ شکست ہوئی نہ ہونے لگی تھی ہیہ روایت ہی جعلی ہے اِس میں ابو مخنف لوط بن کی کذاب و متروک راوی ہے دونوں اسکینز آپ کے سامنے ہیں

خلافت وملوكيت

1149

ہے؟ ان کوتو اس نے قتل کیا جو آخیں میدان جنگ میں لایا۔ " مالانکہ نی صلی الله علیہ وسلی الله علیہ وسلی الله علیہ وسلی نے میٹی میں لائے گا، بلکہ یہ فرمایا تھا کہ دو خام کی ایک میں اسے گا، بلکہ یہ فرمایا تھا کہ باقی گروہ ان کوقتل حضرت معادیہ سے گروہ نے۔
گروہ نے کیا تھا نہ کہ حضرت علی " کے گروہ نے۔
گروہ نے کیا تھا نہ کہ حضرت علی " کے گروہ نے۔

حضرت معادیہ کی فوج فکست کے دوسرے روز ۱۰ صفر کو سخت معرکہ بریا ہوا جس میں حضرت معاویہ کی فوج فکست کے قریب پینی سی اس وقت حضرت عمر و بن العاص اللہ حضرت معاویہ کو مشورہ دیا کہ اب ہماری فوج نیز وں پر قرآن اٹھا لے اور کیے کہ علما حکم بیننا و بینکم (یہ ہمارے اور تجھارے درمیان تھم ہے)۔ اس کی مصلحت حضرت عمرہ نے تو دیہ بتائی کہ اس سے علی کے کشکر میں پھوٹ پر جائے گی۔ پھو کہیں حضرت عمرہ نے تو جائے گی۔ پھو کہیں کے کہ نہ مائی جائے۔ ہم ججتم رہیں گے اور الن کے کہ دید بات مان فی جائے اگر دو مان سے تو جسیں مہلت ال جائے گی۔ اس کے اس کے بال تفرقہ بریا ہو جائے گا۔ اگر دو مان سے تو جسیں مہلت ال جائے گی۔ اس کے ساف معنی یہ تانا مرے سے مقصود تی نہ تھا۔ صاف معنی یہ تانا مرے سے مقصود تی نہ تھا۔

اس مشورے کے مطابق الشکر معادیہ میں قرآن نیزوں پر اٹھایا عمیا، اور اس کا وہی نتیجہ ہوا جس کی حضرت عمرہ بن العاص کو امید تھی۔ حضرت علی نے عراق کے لوگوں کو الا کے سجھایا کہ اس چال میں نداؤ اور جنگ کو آخری فیصلے تک پہنچ جانے دو۔ مگر ان میں پوٹ پڑ کر رہی اور آخر کار حضرت علی مجبور ہو گئے کہ جنگ بند کر کے حضرت ان میں پھوٹ پڑ کر رہی اور آخر کار حضرت علی مجبور ہو گئے کہ جنگ بند کر کے حضرت



رجع الحديث إلى حديث أن عنف فلما رأى همرو بن العاص أن أمر أهل المراق قد اشته " ، وتناف في ذلك الهلاك، قال العاوية: هل لك في أمر أهو عليك لا يزيدنا اجباعاً ، ولا يزيدهم إلا فراقة ؟قال: نع ، قال: نوفع المصاحف ثم نقول: ما فيها حكم " بيننا وبينكم ، فإن أبي بعضهم أن يقبلها وجدت فيهم من يقول: بلى ، ينبغي أن نقبل ، فتكون فرقة تقع بينهم ، وإن قالوا: بلى ، فقبل ما فيها ، وفعنا هذا الفتال عنا وهذه الحرب إلى أجل أو إلى حين . فرقعوا المصاحف بالراماح وقالوا: هذا كتاب الله عز وجل " بيننا وبينكم ، من لتقور أهل الشام بعد أهل الشام ومن لتفور أهل العراق بعد أهل العراق اقلما رأى الناص المصاحف قد وقعت " وقول" ونيب إلى كتاب الله عز وجل " ونيب إليه .

ما روى من رقعهم الصاحف ودعائهم إلى الحكومة

قال أبو نحنف: حدَّ أَنِي عبد الرحن بن جُندَّ ب الأَرْدَى ، عن أبيه أنَّ عليًا قال : عبادَ الله ، المشراعل حدَّكم وصِدِقكم قال (١٠) علوَّكم، فإنَّ معاوية وهرو بن العاص وابن أبي معيط وحبيب بن مسلمة وابن أبي سرَّح

(۱ – ۱) این الاثیر واتوبههای : وعیری ما عله ویثلک ویثل الاثیر ؟ قال : لا ه ان ا کالانشر د .

(٢) اين الأثير والتوبيري : و رقتال .

خلافت و ملوکیت کتاب میں سیرنا علیؓ پر قتل عثمانؓ کا الزام لگانے کے لیے سیرنا معاویہؓ نے پانچ جھوٹے گواہ تیار کروائے والی جعلی روایت درج ہے

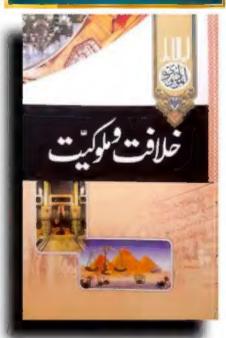
100

حفزت معاقبے ٹال مثول کررہے تھے ، حفزت بڑیر بن عبدالند نے دمشق ہیں شام کے با اثر لوگوں سے ملاق تیں کر کے ان کولیتیں، ولایا کوٹون عثمان کی وقر داری سے معزت مخاص کی کی کوئ تعلق نہیں ہے۔ حفزت معاقبے کواس سے تشویش لاحق بوتی اورا نہوں نے ایک ماحب کواس کام پر امور کیا کہ کچے گواہ ایسے نیار کریں جوا بل شام کے ماصف یہ شہادت دے دیں کر حفزت عثمان کم محفزت عثمان کے قتل کے وقر دار ہیں۔ چنانچہ وہ معاصب بانچ گواہ تیار کر کے ہے آئے اورا نہوں نے لوگوں کے ماصف یہ لمہادت وی کر مفرت عثمان کو قتل کے ایک حاصف یہ لمہادت وی کر مفرت عثمان کو قتل کی ہے۔

ذی الحجہ کے آفاز میں باقا عدہ جنگ شروع ہونے سے پہلے حمزت علی شفے حفرت علی شفے حفرت علی شفے حفرت علی شفے حفرت مع اللہ معادی کے باس اتمام عجمت سکے سے ایک وند بھیجا ۔ گوران کا جواب یہ تفاکہ صمیرے پاس سے چلے جا وَ امیر سے اور تمہارے وربیان تلواد کے موا کچر نہیں ہے ۔ یہ کچر حق اور تمہارے وربیان تلواد کے موا کچر نہیں ہے ۔ یہ کچر حق کے احد جب جوم سے ہے کہ تفریک کے لیے کچر حق میں انتوائے جنگ کا معاہدہ ہوگیا تو حفرت علی نے ہوایک وفد حفرت عَدِیِّ بن حاتم کی مربی اور یہ بی مجیما جس نے معاویہ میں اور یہ بی مجیما جس نے معاویہ میں اور

اس د نیامیں اِس کوڑ کباڑ کی کوئی سند موجو د نہیں نہ صحیح سند ہے نہ جھوٹی سند ہے۔۔۔!

پوسٹ نمبر 3



هيك الاستيماب، يم وص ومه

خلافت وملو کیت کتاب میں محمد بن ابی بکر کی لاش کو گدھے کی کھال میں جلانے والی حجو ٹی روایت درج ہے

خلافت وملوكيت

IZA

اس کے بعد دوسرا سرعمرو بن انجمق کا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے بتھے، گر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آتی میں انھوں نے بھی حصہ لیا تھا۔ زیاد کی ولایت عراق کے زمانے میں ان کو گرفقار کرنے کی کوشش کی گئے۔ وہ بھاگ کر ایک غار میں جیپ گئے۔ وہاں ایک سانپ نے ان کو کاٹ لیا اور وہ مر گئے۔ تعارت تعاقب کرنے والے ان کی مُردہ لاش کا سرکاٹ کرزیاد کے پاس گئے۔ اس نے حضرت تعاقب کرنے والے ان کی مُردہ لاش کا سرکاٹ کرزیاد کے پاس گئے۔ اس نے حضرت معاویہ کئے پاس مشت بھیج دیا۔ وہاں اسے برسر عام گشت کرایا گیا اور پھر لے جا کران کی بیوی کی گود میں ڈال دیا گیا۔ ©

ایسای وحشیانہ سلوک مصر میں مجر بن انی بکر کے ساتھ کیا گیا جو وہاں حضرت علی ا کے گورز منصے۔حضرت مُعاویہ کا جب مصر پر قبضہ ہوا تو انھیں گرفتار کر کے قبل کر دیا گیا اور پھران کی لاش ایک مردہ گدھے کی کھال میں رکھ کرجلائی گئے۔ ©

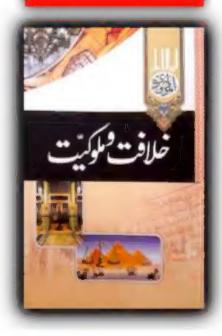
اس کے بعد تو یہ ایک مستقل طریقہ ہی بن گیا کہ جن لوگوں کو سیاسی انتقام کی بنا پرقتل کیا جائے ان کے مرنے کے بعد ان کی لاشوں کو بھی معاف نہ کیا جائے۔حضرت تحسین رضی اللّٰہ عنہ کا سر کاٹ کر کر ہلا ہے کوفہ اور کوفہ سے دشت لے جایا گیا ، اور ان کی لاش پر گھوڑے دوڑ اکر اے روندا گیا۔ ©

حعزت نعمان بن بشير، جويزيدك زمانے تك بن اميد كے حامی رہے ہے، عروان كے زمانے مس حصرت عبداللہ بن زبير كا ساتھ دينے كى وجد اللّى كيے گئے

- طبقات ابن سعد، ج٢٥ ص ٢٥ الاحتياب، ج٢٥ ص ٣٥٠ البداي، ج٨ ص ٣٨ تبذيب
 الجديب ج٨٥ ص ٢٢ -
- الاستيعاب، ج١٠٩ م ٢٣٥ الطبرى، ج٣٥ م ٤٩ ابن الاثير، ج٣٥ م ١٨٠ ابن خلدون بحمله
 علد دوم، م ١٨٢ -
- © الطبرى، جسم ٢٩٨ ٢٥٠ ٢٥١ ٢٥١ ٢٥١ ١٥١ ١٥١ ١٩٨ ١٩٨ ١٩٨ ١٩٠ ١٩٠ ١٩٠ ١٩٠ ١٩٠ ١٩٠ -

پوسٹنمبر4

اسکی کوئی صحیح سندونیامیں موجود نہیں موجود نہیں



خلافت وملوکیت کتاب میں جنگ ِصفین میں سیدناعلیؓ کے ساتھ صحابہ ؓ کی تعداد آٹھ سوتھی والی جھوٹی روایت درج

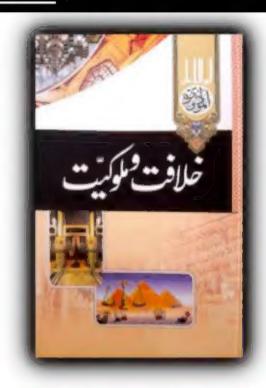
خلافت وملوكيت

IFF

کسی امیر کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا، لوگوں کے لیے ایک امام کا وجود ناگزیر ہے، اور آن آپ کے سواہم کوئی ایسافخض نہیں پاتے جواس منصب کے لیے آپ سے زیادہ مستحق ہو، نہ سابق خدمات کے اعتبار سے، اور نہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ قرب کے اعتبار سے۔'' انھوں نے انکار کیا، اور لوگ اصرار کرتے رہے۔ آخر کار انھوں نے کہا: ''میری بیعت گھر بیٹے خفیہ طریقے سے نہیں ہوسکتی، عام مسلمانوں کی رضا کے بغیر ایسا ہوناممکن نہیں ہے۔'' بھر مسجد نہوی میں اجتماع عام ہوا اور تمام مہاجرین وانصار نے ان کے ہاتھ بیس ہے۔'' بھر مسجد نہوی میں اجتماع عام ہوا اور تمام مہاجرین وانصار نے ان کے ہاتھ بر بیعت کی مسابہ میں سے کا یا ۲۰ ایسے بزرگ تھے جنھوں نے بیعت نہیں کی۔ ®

اس رُوداد ہے اس امر میں کوئی شہنیں رہتا کہ حضرت علی ہی خلافت قطعی طور پر شیک شیک انھی اصولوں کے مطابق منعقد ہوئی تھی جن پر خلافت راشدہ کا انعقاد ہو کہ تھی۔ انھوں نے خلافت حاصل کرنے کے سکتا تھا۔ وہ زبردی افتدار پر قابض نہیں ہوئے۔ انھوں نے خلافت حاصل کرنے کے لیے برائے نام بھی کوئی کوشش نہیں کی۔ لوگوں نے خود آزادانہ مشاورت سے ان کوخلیفہ منتب کیا۔ صحابہ کی عظیم اکثریت نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور بعد میں شام کے سوا تمام بلادِ اسلامیہ نے ان کو خلیفہ تسلیم کیا۔ اب اگر حضرت سعد بن عبادہ کے بیعت نہ کرنے سے حضرت ابو پکر وعمر کی خلافت مشتبہ نہیں ہوتی تو کا یا ۲۰ سحابہ کے بیعت نہ کرنے سے حضرت ابو پکر وعمر کی خلافت کیے مشتبہ قرار پاسکتی ہے۔ علاوہ بریں ان چند انھوں ان کے بیعت نہ کرنا تو تحض ایک منا بلے میں کوئی دوسرا خلیفہ تھا جس کے ہاتھ پر انھوں لیوزیشن پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کیا مقابلے میں کوئی دوسرا خلیفہ تھا جس کے ہاتھ پر انھوں نے جوابی بیعت کی ہو؟ یا ان کا کہنا ہے تھا کہ اب امت اور مملکت کو بے خلیفہ رہنا چاہے؟ یا ہے کہ کچھ مدت تک خلافت کا منصب خالی رہنا چاہے؟ اگر ان میں سے کوئی بات بھی نہیں تو کوئی بات بھی نہیں تھر بی کہ کھی مدت تک خلافت کا منصب خالی رہنا چاہے؟ اگر ان میں سے کوئی بات بھی نہیں تو تھیں ان کے بیعت نہ کرنے کے بیمعلی کیے ہو سکتے ہیں کہ اکثریت اور عظیم نہیں تھی بہ سکتے ہیں کہ اکثریت اور عظیم نہیں تھی بہ تو سکتے ہیں کہ اکثریت اور عظیم نہیں تھی۔ نہیں تھی دور ان کے بیعت نہ کرنے کے بیمعلی کیے ہو سکتے ہیں کہ اکثریت اور عظیم

الطبرى، جلد ٣٥٠ - ٣٥٠ - ٣٥٠ - البدايه والنهايه، جلد ٤، ص ٢٢٥ - ٢٢٦ - ابن عبدالبركا بيان به يحكه جنگ صفين كے موقع پر ٨ مواليے اصحاب حضرت على حكم ساتھ تھے جو بيعت الرضوان كے موقع پر نبى صلى الله عليه وسلم كے ساتھ تھے۔ (الاستيعاب، ج٢، ص ٣٣٣)



پوسٹنمبر5

استی کوئی صحیح سند د نیامیں موجود نہیں

خلافت و ملوکیت پوسٹ نمبر 6

مولانا مودودی لکھتے ہیں:

سیرنا علیؓ کو خلیفہ بنانے والوں میں وہ لوگ شامل تھے جو سیرنا عثمانؓ کو قتل کرنے والے تھے, فساد برپا کرنے کے لیے باہر سے آئے ہوئے تھے (یعنی باغی و خارجی کرائے کے قاتل وغیرہ) ان میں وہ لوگ شامل تھے جو مقتل سیدنا عثمانؓ میں ملوث تھے اورہ بھی جو ان قاتلین عثمان کی مدد کرتے رہے مجموعی طور پر سارے فساد کی ذمہ داری انہی پر عائد ہوتی ہے یہی سیدنا علیؓ کو خلیفہ بنانے والے تھے جبکہ دوسری طرف کئی بڑے بڑے اکابر صحابہؓ نے بیعت ہی نہیں کی تھی اور یہ اتنے با اثر صحابہؓ تھے کہ ان میں سے ہر ایک پر ہزاروں مسلمانوں کو اعتاد تھا اس سے معاملہ شک میں پڑ گیا اور مزید غلط یہ ہوا کہ سیدنا علیؓ نے بھی (ان باغیوں خارجیوں) قاتلین سیدنا عثمانؓ جیسے مالک اشتر اور محمد بن ابی مکر وغیرہ کو عہدے تک دے دیئے۔

اکثریت نے جس کے ہاتھ پر بیعت کی تھی وہ جائز طور پرٹی الواقع خلیفہ میں بنا۔

ال طرح امت كويدموقع مل كياتها كاكه خلافت داشده كے نظام بي جو تنظر ناك رخندحفرت عثمان کی شہاوت سے پیدا ہوا تھا وہ مجرجاتا اور حضرت علی مجرسے اس کو سنعال ليت اليكن تمن چزي الى تحي جنول في أس رفط كوند بحرف وياء بلك اسے اور زیادہ بڑھا کر ملوکیت کی طرف امت کو تھلنے بی ایک مرحلہ اور لے کرا دیا۔

ایک، معفرت علی ا کوخلیف بنانے میں ان لوگوں کی شرکت جومعفرت عثان " کے ظاف شورش بریا کرنے کے لیے باہرے آئے ہوئے تھے----ان می وہ لوگ مجی شامل تھے جنفوں نے بانسل جرم قتل کا ارتکاب کیا تھا اور وہ میسی جو تل کے مرتکب اور اس میں اعانت کے مرکب ہوئے تھے۔اور ویسے مجموعی طور پراس فساد کی ذمدداری اُن مب یرعائد ہوتی تھی۔ فلانت کے کام میں ان کی شرکت ایک بہت بڑے فتنے کی موجب بن کئی۔ کیکن جو مخص بھی ان حالات کو بھنے کی کوشش کرے گا جواس وقت مدینہ میں در پیش تھے، وہ سےمحسوں کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس وقت ان لوگوں کو انتخاب خلیفہ كے كام يش شريك مونے سے كى طرح بازئيس ركھا جاسكا تھا۔ پھر بھى ان كى شركت كے باوجود جوفيعله بمواوه بحائة خود أيك محج فيعله تحاادرا كرامت كتمام بااثر اصحاب اتفاق رائے کے ساتھ معرت علی اے ہاتھ معبوط کردیتے تو یقینا قاطین عثان کیفر کردار کو پہنچا دیے جاتے اور فقے کی بیصورت جو بدشتی سے رواما ہو گئتی، باسانی فتم ہوجاتی۔

دوسرے ابعض اکابر صحابہ کا حظرت علی فی بیعت ے الگ رہنا----طرز عمل اگرچدان بزرگوں نے انتہائی دیک میں کے ساتھ تھن فتے سے بیجنے کی خاطر اختیار فرمایا تھا،لیکن بعد کے واقعات نے ثابت کردیا کہ جس فٹنے سے وہ پچنا جاہتے تھے اس سے برجہا زیادہ بڑے فتے میں ان کا بیکل الٹا دوگار بن گیا۔ وہ سبرحال است كرنهايت بااثر لوك عفيدان بن ع برايك الياتحاجس ير بزارول سلمانول كواحماد تھا۔ان کی علیجر گی نے ذہنوں میں شک۔ ڈال دیے اور خلافت راشدہ کے نظام کواز سرتو بحال



اور حفرت طلية وزير ع درميان مولى اس عى حفرت طلية في أن ير الزام لكايا كم آب تون عمّان من الله فتلة عدمارين ، اور أمول في جواب بش قرما يا: لعن الله فتلة عدمان (عان کے قاملوں برخدا کی لعنت) ۔ اللہ لیکن اس کے بعد بندر ی وولوگ ان کے بال تقرب حاصل كرت يط محتے جو معزت عثان ا كے خلاف شورش بريا كرنے اور بالآخر انھیں شہید کرتے کے قدروار تھے، جی کدانھوں نے مالک بن حارث الاشتر اور فر بن اني بركوكورزى كم مهدم تك دے ديد، درآن حاليك في عال شي ان دونون صاحبول کا جوحصہ تھا وہ سب کومعلوم ہے۔ حضرت علیؓ کے پورے زیان مخلافت میں ہم كوصرف يجي ايك كام ايبا نظر آجا بي جس كوفلا كنف كروا كوئي جاره نيس-

بعض لوگ يہ بھي كہتے ہيں كەھفرت هان "كى طرح حفرت على " نے بھي تواپنے متعدد دشته دارون کو بڑے بڑے عمدول پر سرفراز کیا، مثلاً حضرت عبدالله بن عماس ، حضرت عبيدالله بن عهال "، حضرت فتم بن عهال" وغيرجم ليكن به جحت وثيل كرتے وقت وه اس بات كو مجول جاتے بين كد حضرت على في سيكام الي حالات ميس كيا تحا جيد الل درب كى ملاحيتي ركف والے اصحاب على سے ايك كروه ان كے ساتھ تحاون

المناريء المناري ١٣٠٠ - PFZ 0.200 1 1 1 1 1

خلافت و ملوکیت پوسٹ نمبر 7

(مولانا مودودی کا اعتراف:

مولانا مودودي لكھتے ہيں:

مولانا مودودی اعتراف کرتے ہیں کہ سیدنا عثانؓ نے اپنے خاندان کے جن افراد کو مناصب دیئے انہوں نے اعلی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور بہترین انتظامی و جنگی صلاحتیوں کا ثبوت دیا, انکی انہی صلاحتیوں کی وجہ سے بہت فتوحات ہوئیں مگر اس وقت اور اہل افراد بھی تو موجود تھے

تبره:

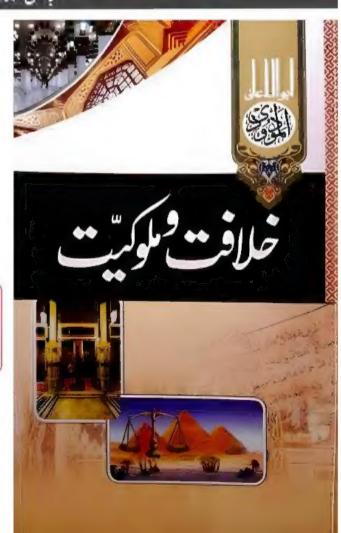
خلافت والوكيت

. A

ائی عرب کو مقرد کیا ، جعفرت محدادی سیدنا عمر قاردن کی کردری میں وشق می صرف وشق کی دون ایست میں مرف وشق کی دون یہ سیار اور ایست کی گردری میں وشق جمعی السطین، اردن اور ایست کا این الحکم کو الحسوس نے اپنا سیکر می بالا جس کی دوب سیار میں کا اثر وافود گائم ہو سیکر می اور بست پراس کا اثر وافود گائم ہو سیکر اس طرق عمل ایک ان وجہ سے سلطنت کے بورے درد بست پراس کا اثر وافود گائم ہو گیا۔ اس طرق عمل ایک بی ایست می بارک کا اثر وافود گائم ہو گئے۔

اک سے کوئی تحض الکارفیس کرسکتا کہ اپنے خاندان کے جن لوگول کو سیدنا حثان ا رض اللہ عند نے حکومت کے یہ مناصب دید، انھول نے اعلی در سیدی انتقامی اور جنگ قالمیتوں کا شجعت دیا، دوران کے ہاتھوں بہت می فقوصات ہوسمی - لیکن ظاہر ہے کہ قالمیت صرف بھی لوگوں میں نہ تقی۔ دوسم سے لوگ بھی بہتر بن قالمیتوں کے بالک موجود شخص اوران سے زیادہ خدمات انجام دے سیح شخص تحالمیت اس بات کے لیے کائی دلیل شرقی کر تراسان سے لے کر شال افریقت تک کا ایوا طاقہ ایک بی خاندان

- - الناعبدالير، الاستعاب، جلو ٧ مل ١٩٥٣.



تو نہیں آیا تھا۔ وہ تو اوّلا اور بالذات ایک دعوت خیر وصلاح تھا جس کی سربراہی کے لیے انظامی اورجنگی قابلیتوں سے بڑھ کر ذہنی واخلاقی تربیت کی ضرورت تھی،اوراس کے اعتبار سے بیاوگ صحابہ و تابعین کی اگلی صفوں میں نہیں بلکہ پچھلی صفوں میں آتے سے اس معاملے میں مثال کے طور پر مَروان بن تھم کی پوزیشن دیکھیے۔اس کا باپ تھم بن ابی العاص، جو حصرت عثان کا بچیا تھا، فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوا تھا اور مدینہ آکررہ گیا تھا، گر اس کی بعض حرکات کی وجہ سے رسول اللہ سلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مدینے سے نکال دیا تھا اور طائف میں رہنے کا تھم دیا تھا۔ ابن عبدالبر نے الاستیعاب مدینے سے نکال دیا تھا اور طائف میں رہنے کا تھم دیا تھا۔ ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں اس کی ایک وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم اپنے اکابر صحابہ کے میں اس کی ایک وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم اپنے اکابر صحابہ کے میں اس کی ایک وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم اپنے اکابر صحابہ کے میں اس کی ایک وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم اپنے اکابر صحابہ کے میں اس کی ایک وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم اپنے اکابر صحابہ کے میں اس کی ایک وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم اپنے اکابر صحابہ کے میں اس کی ایک وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم اپنے اکابر صحابہ کے میں اس کی ایک وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم اپنے اکابر صحابہ کے میں اس کی ایک وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم اپنے اکابر صحابہ کے ایک وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کی ایک وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے اسے اس کی ایک وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے دیا تھا اور طائف کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کی ایک وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کیا کی وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کی ایک وجہ سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کی ایک وجہ سے بیان کی ہے کی وسلم کی وسلم کی وسلم کی دیا تھا کی وسلم کی وسلم کی وسلم کی وسلم کی دوجہ سے بیان کی ہے کہ وسلم کی وسلم کی وسلم کی وسلم کی دوجہ سے بیان کی وسلم کی وس

ساتھ راز میں جومشورے فرماتے تھے ان کی سی نہ سی طرح س کن لے کر وہ انھیں

افشا كرديتا تھا۔ اور دومري وجدوہ بير بيان كرتے ہيں كہ وہ رسول الله صلى الله عليه وسلم كي

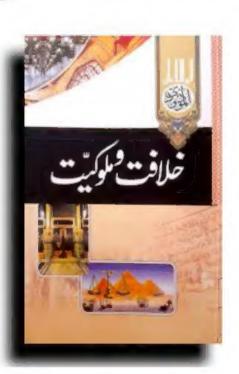
نقلیں اتارا کرتا تھا، حتی کہ ایک مرتبہ حضور نے خود اے بیر کت کرتے دیکھ لیا تھا۔ ®

بہرحال کوئی سخت قصور ہی ایہا ہوسکتا تھا جس کی بنا پر حضور نے مدینے سے اس کے

اخراج کا تھم صادر فرمایا۔ مروان اس وقت کے ۸۰ برس کا تھا ادر وہ بھی اس کے ساتھ طائف میں رہا۔ جب حضرت ابوبر فلیفہ ہوئے تو ان سے عرض کیا گیا کہ اے مدینہ آنے کی اجازت دے دیں، مگر افھول نے انکار کر ویا۔ حضرت عمر کے زمانے میں بھی اسے مدینے آنے کی اجازت نہ دی گئی۔ حضرت حثان رضی اللّہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں اس کو واپس بلا لیا اور ایک روایت کے مطابق آپ نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ میں اس کو واپس بلا لیا اور ایک روایت کے مطابق آپ نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللّہ علیہ وسلم سے اس کی سفارش کی تھی اور حضور کے مجھ کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے اس کی سفارش کی تھی اور حضور کے مجھ سے وعدہ فرمالیا تھا کہ اسے واپسی کی اجازت دے دیں گے۔ اس طرح یہ دونوں باپ سے وعدہ فرمالیا تھا کہ اسے واپسی کی اجازت دے دیں گے۔ اس طرح یہ دونوں باپ بیٹ طائف سے مدینہ آگئے۔ ﴿ مَرُوان کے اس پس منظر کو نگاہ میں رکھا جائے تو یہ بیٹے طائف سے مدینہ آگئے۔ ﴿ مَرُوان کے اس پس منظر کو نگاہ میں رکھا جائے تو یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آسکتی ہے کہ اس کا سکرٹری کے منصب پر مقرر کیا جانا لوگوں کو بات اس اس کے منصب پر مقرر کیا جانا لوگوں کو بات اس اس کے منصب پر مقرر کیا جانا لوگوں کو بات اس جس کے منصب پر مقرر کیا جانا لوگوں کو بات اسے دید آگئے۔ گ

پوسٹنمبر8

اس کوڑ کباڑ کی کوئی صحیح سند اس کا ئنات میں موجود نہیں ہے



١١٥-١١٩-١٢٩ عاب، ج١٥م ١١٨-١١٩-٢٧٣

ابن جر، الاصاب، ج اص ۳۳۳-۳۳۵ الرياض العفر ٥٠٠ ع م ص ١٣٣٠ -

خلافت و ملوکت پوسٹ نمبر و کافت ہیں:

مولانا مودودی لکھتے ہیں:

سیدنا علیؓ اور سیدہ عائشہؓ کی صلح تقریباً ہو ہی چکی تھی مگر
سیدنا علیؓ کے لشکر میں موجود قاتلین عثمانؓ (یعنی باغی خارجی
و فسادی ٹولے) نے دھوکے سے جنگ کروا دی۔

خلافت وملوكيت

بھرے پہنچااوراس نے عراق سے اپنے ہزار ہا حامیوں کی ا ووسری طرف حضرت علی "، جو حضرت معاویہ " کو تا ایل کی طرف جانے کی تیاری کررہے تھے، بھرے کے اِس پہلے اِس صورت حال ت نمٹنے کے لیے مجبور ہو گئے۔لیکر زیراڑ لوگ جومسلمانوں کی خانہ جنگی کو فطری طور پر ایک فٹا ان کا ساتھ دینے کے لیے تیار نہ ہوئے۔ "اس کا نتیجہ بیہ ہم سے پیچھا چھڑانے کے لیے حضرت علی ہموقع کا انتظار کر ر میں جو حضرت علی " نے قراہم کی تھی ، اُن کے ساتھ شامل بدنا می کی موجب بھی ہوئی اور فتنے کی موجب بھی۔

بھرے کے باہر جب ام المونین حضرت عائشہ اور امیر المونین حضرت علی گ فوجیں ایک دوسرے کے سامنے آئیں، اُس وقت درد مند لوگوں کی ایک اچھی خاصی لتحداد اس بات کے لیے کوشاں ہوئی کہ اہل ایمان کے اِن دونوں گر دہوں کو متصادم نہ ہونے دیا جائے۔ چنا نچہ ان کے درمیان مصالحت کی بات چیت قریب قریب طے ہو چکی تھی۔ گر ایک طرف حضرت علی گئی کو فوج میں وہ قاتلین عثمان موجود تھے جو یہ جھتے کہ اگر ان کے درمیان مصالحت ہوگئی تو پھر ہماری خیر نہیں، اور دوسری طرف مقلم المونین کی فوج میں وہ لوگ موجود تھے جو یہ جھتے اسم المونین کی فوج میں وہ لوگ موجود تھے جو دولوں کولا اگر کمزور کر دینا چاہتے تھے، اس لیے انھوں نے بے قاعدہ طریقے سے جنگ برپا کر دی اور وہ جنگ جمل برپا ہوکر رہی جے دونوں طرف کے دائل خیر روکنا چاہتے تھے۔ ش

جنگ جمل کے آغاز میں حضرت علی ؓ نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر ؓ کو پیغام بھیجا کہ میں آپ دونوں سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ دونوں حضرات تشریف لے آئے اور حضرت علی ؓ نے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات یاد دلا کر جنگ سے باز رہنے کی تلقین کی۔ اس کا اثر بیہ ہوا کہ حضرت زبیر ؓ میدانِ جنگ سے ہٹ کرالگ چلے

البدائي، ج ک، ص ٢٣٣ _ ١
 البدائي، ج ک، ص ٢٣٣ _ ١

خلافت و ملوكيت پوسٹ نمبر 10

مولانا مودودی کا دجل

مولانا مودودی نے ایک جھوتی روایت میں سے صرف چند الفاظ نقل کیے اور کہا کہ سیدنا عمر" نے سیدنا عثان" کو اپنوں کو نوازنے والا کہا ہے جبکہ باقی ساری روایت جھیا لی گئی آگے یہ تبھی لکھا ہوا تھا کہ سیدنا عمر ؓ نے یہ تبھی کہا کہ علی ؓ مسخرہ کرنے والا, سیدنا طلحہ ؓ کو جالاک اور متکبر, سیدنا زبیر "کو متشدد, سیدنا سعد" کو ناتجربه کار, سیدنا عبدالرحمن "کو نااہل لوگوں کا مشورہ قبول کرنے والا کہا مگر مولانا مودودی نے دجل کرتے ہوئے صرف سيدنا عثان " والى لائن جھاپ دى باقى سب كچھ جھيا ليا اور روايت تھى جھوٹى تھى۔

بریا ہوں۔ چنانچہ ایک مرتبہ اینے امکانی جانشینوں کے متعلق کہا: "اگر بیس ان کو ایتا جانشین تجویز کروں تو وہ بنی الی معیط (بنی امیہ) کولوگوں کی گردنوں پرمسلط کر دیں گے اوروہ لوگوں میں اللّٰہ کی ٹافر مانیاں کریں گے۔خدا کی قشم! اگر میں نے ایسا کیا توعثان " بی کریں گے، اور اگر عثمان نے بیر کیا تو وہ لوگ ضرور مصیحوں کا ارتکاب کریں مے اور توام شورش بریا کر کے عثمان " کوتش کر دیں گے۔ ۱ ای چیز کا خیال ان کو اپنی و فات کے وقت بھی تھا۔ چنانچہ آخری وقت میں انھوں نے حضرت علی ، حضرت عثمان اور حضرت سعد " بن الى وقاص كو بلا كر ہر ايك ہے كہا كه "اً". ميرے يعد تم خليفه بموتو اسپے قبلے کے لوگوں کوعوام کی گردنوں پر سوار ند کر دیتا۔ انگ مزید برآن جرآ دمیوں کی احتمالی شوری کے لیے انحول نے جو ہدایات چھوڑی ان ش دوسری باتول کے ساتھ ایک بات میر بھی شال تھی کہ منتب خلیفہ اس امر کا بابندرے کہ وہ ایئے قبیلے کے ساتھ کوئی ا تبیازی برتاؤنہ کرے گا۔ ® مگر بدنستی سے خلیفہ ٹالٹ حضرت عثبان اس معالمے میں

ائن عبدالير، الاستيباب، بي ١٠ من ١٤٧٥ - ازالة الحقاء شاه ولي الله صاحب، مقصر الذل من ١٣٢٠ الليع برلی بعض لوگ اس جکر برسوال افعات این کر کیا حفرت عمر کوالهام دوا تھا جس کی بنا پر انھوں نے منم كما كرده يات كي جوابعد ش جول كي تول في آكن - اس كاجواب يدي كرايك صاحب بعيرت آدي بها ادقات حالات كود كاركر جب أخيس منطقي خريقے سے ترتيب ديتا ہے تواسے آجہ و رونها مولے والے نہائج دو اور دو جاری طرح نظر آنے لگتے ہیں اور وہ الہام کے اپنیر اپنی بسیرت ہی کی بنا پر ایک سیح بیٹین گوئی کرسکا ہے۔ حضرت عمر میرجائے تھے کہ حرب میں قبائی مصیبت کے جمامیم کتے گہرے اترے ہوئے ہیں اور اُنسی ہے معلوم تھا کہ ۲۵-۳۰ سال کی تلیغ اسلام نے ایسی ان جراثیم کا اور کی

طرح قلع فيع تبين كيا بهدال بناير دوينين ركتے تے كه اگران كي اور معرت إل برابر بھی تغیر کیا گیا اور ان کے جاتھیں نے اپنے قبیلے کے آدمیوں کو بڑے بڑے دية قبائل معبيتين پركى كدبائ ندوب عليس كي اور لاز ما خوني انقلبات پر

ونطيري، يح ١٩٠٣ م ١٩٦٠ حبقات اين معد، يح ١٠٥٠ م ١١٠١ - ١٣١٠ - ١٣١٠ لِحُعْ البارى، ج ٤- ص ٩ ٧٩- ٥٥ الرياض التعبرُو في مناتب المعشر ولحب الم ٧٤ ومطبعه حسينيهموه ٢٤ ١٣ هدان خلدون بحمله جلد دوم بس ١٣٥ والمطبعة الكبر (ال روایت کوشاه و بی صاحب نے مجلی از للة الحفا و میں تفل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو

📥 حدثنا عبد الوارث بن سفيان قرا في كتابه ، قال : حدثنا أبو محمد قاسم بن البزار ، حدثنا محمد بن أحمد بن أيوب ، سالم الصائغ ، حدثنا سليان بن داود ، محد بن إسحاق ، عن الزهرى ، عن قال : بيناأنا أمشى مع عمر يوما إذ تنفَّس فقلت : سبحان الله ! والله ما أُخْرَج منا فقل : ومجلك يا بن عباس ! ما أدرى قلت: ولم وأنت بحمد الله فادر أن تنا

تقول: إن صاحبك أولى الناس بها – يعنى عليا رضى لله عنه . قلت : أجل. والله إن لأقول ذلك في سابقته وعليه وقرابته وصهره . قال: إنه كما ذكرت، ولكنه كثير الدعابة . فقلت : فشان ؟ قال : فوالله لوضلت لجل بني أن مُعَيْط على قاب الناس ، يسلون فيهم بمعسية الله و الله لوضات لقبل ، ولو قبل لفسلوه ؛ قوئب الناس عليه فقتلوه . فقلت : طلحة بن عبيد الله ؟ قال : الأكب ع هو أزهى من ذلك، ما كان الله ايراني أولَّيه أثرٌ أمن محد صلى الله عليه وسلم، وهو على ما هو عليه من الرُّهُو . قلت : الزبير بن الموام ؟ قال : إذاً يلاطم الناسّ في الصاع والمُدِّ. قلت : صعد بن أي وقاص ؟ قال : ليس بصاحب ذلك ، ذاك صاحبٌ مِثْنَبِ "" يَقاتل به . قلت : عبد الرحمن بن عوف؟ قال : نعم الرجل ذَكَرْتُ ، ولكنه ضيف عن ذلك، والله ، يا بن عباس . ما يصلح لهذا الأمر

 ⁽¹⁾ لفيت : تعلم (الفاموس) .
 (٧) قالها : إنا يكون في مثنب من مقابكم . الفنب _ بالكسو : جامة الحفي والفرسان.
 وقبل : عودون المائة ، يريدأنه صاحب عوب وجيوش وايس بصاحب هذا الأس (التهاية) .

الله و طوکیت اوست هم 11 مولانا مودودی کا تضاد: الک طرف مولانا مودودی کتے ہیں سرف 18 کار سے میہوں نے بیدا کی ان میست انہیں کی 🛪 800 ہی ۔ میرا علی ہے ماتھ سے لیکن ہیں است آئی کے بیرہ علی ہے جی تا اینے اپنے اردال و اولادا أن اولاد ١٥٠١ وودوى مدين المراد الم علی ہے۔ ساتھ مخالف اس بھی افعاون کھیں ۔ ریا تھا ہوں اس ادور بیدہ امعاویہ ہے ساتھ اتھا

یں بردا کی ہے ہوں اپنے اشتے الدون السب ہے کے علاوہ اول الحاد الحاد

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عمّان ؓ کی طرح حضرت علی ؓ نے بھی تو اپنے متعدد رشتہ داروں کو بڑے بڑے عبیدوں پر سرفراز کیا،مثلاً حضرت عبداللہ بن عہاں "، حضرت عبيدالله بن عبال "، حضرت ملم بن عبال وغيرام - ليكن بيه جمت فيش كرت وقت وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے بیر کام ایسے حالات میں کیا تھا جبكه اعلى درجے كى صلاحيتيں ركھنے والے اصحاب ميں سے ايك گروہ ان كے ساتھ اتعاون

البراير، خ ک ، ص ع ۱۹۳۰
 البراير، خ ک ، ص ع ۱۹۳۰
 البراير، خ ک ، ص ع ۱۹۳۰

نہیں کر رہا تھا، دوسرا گروہ مخالف کیپ میں شامل ہو گیا تھا، اور تیسرے گروہ میں سے آئے دن لوگ نکل نکل کر دوسری طرف جا رہے ہے۔ ان حالات میں وہ اُنھی لوگول سے کام لینے پرمجبور تھے جن پروہ پوری طرح اعتاد کر سکیں۔ بیصورت حال حضرت عثمان کے دور کی صورت حال سے کوئی مشابہت نہیں رکھتی، کیونکہ انھوں نے ایسے زمانے میں بیرکام کیا تھا جبکہ امت کے تمام ذی صلاحیت لوگوں کا کمتل تعاون ال کو حاصل تھا اور وہ اپنے رشتہ داروں سے مدو لینے پرمجبور ند تھے۔



ق ما المال من المال كالمحد كالمال كالمال المال ا المراقة المراق المراقع الم م، ت كاعتباد عن اور ندرمول الأصلى الاعليه اللم كرماته قرب كاعتبار ں نے اٹکار کیا، اور لوگ اصرار کرتے رہے۔ آخر کار انھوں نے کہا۔ میر ی مینے تغیر طریقے سے نیس ہو علق، عام مسلمانوں کی رض کے بغیر بیا ہونا حمکن

کیل ہے۔ پھرمسچہ بوی میں اجہاع یام ہوا اور آن م مہاجرین وانصار نے ان کے ہاتھ یر بھت کی اصحابہ میں سے کا یا ۲۰ اسے بزرگ تھے جھول سے بیعت نیس ل - ا

ال زود و ے اس امر می اولی شرنیس رہنا کے معترب علی کی خلافت قلعی طور پر شبک شبک اٹھی اصوبوں کے مطابق منعقد ہوئی تھی جن پر خلافت راشدہ کا تعقاد ہو سکن تھا۔ وہ زیروئی افتدار پر قابش نہیں ہوئے ۔انھوں نے خلافت حاصل کرنے کے لیے برائے نام یمی ولی وشش تیس کی ۔ بوگوں نے تور آرادان مشاورت سے ان کو طبیعہ فتخب كيا معاب كم فليم كثريت في ال كي واتهرير بيت كي راور بعد على شام كالوا اتمام بدرا اس میدئے ان کوظیفے تسلیم کیا۔ اب اگر جنترت معید میں میادہ کے بیعت نہ کرے ہے حضرت ابو کم و عمر کی خلافت مشتر نہیں ہوتی تو کا یا ۲۰ سحابہ کے بیعت ۔ کرے سے معترت علی کی خلافت کیے مشترقر ریاسکتی ہے۔ علدو ہری ان چند صحاب کا بیعت بہ کرنا تو تحق ایک متی تھی تھا جس سے حلات کے معافے ک تسمی بوریشن پرکوئی اٹر کیس پڑتا۔ کیا مقالعے میں کوئی ودسرا خلیصاتھ جس کے ہاتھ پر تھوں نے جوالی بیت کی ہوا یا س کا کہنا ہے تھ کراب امت اور مملکت کو سے خلیف رہنا جا ہے؟ یا یہ کہ وکھ مت تک فارفت کا منصب خال رہنا جا ہے؟ اگر ان ش سے کوئی مات مجی نہیں تھی ، تو محض ان کے بیعت نہ کرنے کے سمعنی کیے جو سکتے ہیں کہ اکثریت اور عظیم

 الطبر في علد عرصي - ٣٥٠ - ٥٣٥ من الهدر و حيد عبد عاص ٢٣٥ - ٢٣٦ عن حمد السركاميال ے کہ جنگ معین نے ہوتی ہر ٨ س دیے ہى ب معر شاقل کے ساتھ بھے أو بیعب ارصوال کے موقع بري سي الدعدية بم يدر تحديق (الشياب وع وس ١٩٥٠)

ھوفت و ہوئیت آریس ہے۔ جوفت و ہوئیت آریس ہے۔ جو نامعام ہے کے خلاف آتریں کے اللہ ہوئی، واست وران

100

خلافت وملوكيت

ايك تقريرين ووفرماتين:

' خدا کی قتم! اگر بیاوگ تھارے حاکم بن گئے تو تھی رے درمیان کسری اور برقل ک طرح کام کریں مے۔' ال

ایک دوسری تقریری انموں نے فرمایا:

'' چلواُن لوگوں کے مقالبے میں جوتم ہے اس لیے اثر رہے ہیں کہ ملوک جبابرہ بن جائیں اور اللّہ کے بندوں کواپنا غلام بنالیں'' ®

مر عراق کے دوگ ہمت ہار کے حضرت موادر کے فقتے نے حضرت علی اللے من بدا کہ من ہار کے من سے معراور شالی افریقہ کے علاقے بھی ان کے ہاتھ سے نکل گئے ، اور دنیا نے ہی ان کے ہاتھ سے نکل گئے ، اور دنیا نے اسلام عملاً وو متحارب حکومتوں میں بٹ گئی۔ آخر کار حضرت علی کی شہادت (رمضان میں اور پھر حضرت حسن کی مصالحت (اسم ہی) نے میدان حضرت معاویہ کے لیے پوری طرح خان کر دیا۔ اس کے بعد جو حالات پیش آئے آخی میدان حضرت معاویہ نے وہ لوگ بھی جو پہلے حضرت علی اور اس کے بعد جو حالات پیش آئے آخی میدان کے کہ کر بہت سے وہ لوگ بھی جو پہلے حضرت علی اور اس کے خافین کی لڑائیوں کو گئل فتہ بھی کر بہت سے وہ اس کے کہ حضرت علی اور است کو کس چیز کو قائم رکھنے اور است کو کس انجام سے بچانے کے لیے اپنی جان کھی رہے سے حضرت عبداللہ بن عمر فی ایک سے کہ کی رہا تا السول ٹیس ہے جتنا اس بات پر ہے کہ بیل آئے کے مسروق بن اجدع حضرت علی من کا ساتھ ندو ہے بہتو اس است کے تو است میں کہ دو حضرت عبداللہ اللہ عن کا ساتھ ندو ہے بہتو داستخفار کی کروایت ہے کہ مسروق بن اجدع حضرت علی کا ساتھ ندو ہے بہتو دوستوں تی کہ دو حضرت علی اللہ عن ماتھ کوں شریک ہوتے تھے۔ ﴿ کو من کہ دو تے تھے۔ ﴿ کو من اللہ عن من اللہ عند کا ساتھ ندو ہے بہتو ت ماتھ کوں شریک ہوتے تھے۔ ﴿ کو من اللہ عند کا ساتھ ندو ہے بہتو تراس کی ہوتے تھے۔ ﴿ کو من اللہ عند کا ساتھ ندو ہے بہتو تو من اللہ عند کا ساتھ کوں شریک ہوتے تھے۔ ﴿ کو من اللہ عند کا ساتھ کوں شریک ہوتے تھے۔ ﴿ کو من اللہ عند کو من اللہ عند کی من تو کو کو تو تھے۔ ﴿ کو من اللہ عند کا ساتھ کوں شریک ہوتے تھے۔ ﴿ کو من اللہ عند کا ساتھ کوں شریک ہوتے تھے۔ ﴿ کو من اللہ عند کو من اللہ عند کی ہوتے تھے۔ ﴿ کو من اللہ عند کو من اللہ عند کو من اللہ عند کے کہ من تو کے تھے۔ ﴿ کو من اللہ عند کو من اللہ عند کی کو من اللہ عند کی من اللہ عند کی کو من اللہ عند کی کو من اللہ عند کے من اللہ عند کے من اللہ عند کے کو من اللہ عند کے کو من اللہ عند کے من اللہ عند کے کو من اللہ عند کے کو من اللہ عند کے کو من اللہ عند کے کی کو من اللہ عند کے کو من کو کو من کو کو من کو کو من کو کو کو کو کو کو کو کو کو

- © الطيري و يع من من الما المن الما ثيروني ما يم الما ا
- الطبري، جسيص ٥٩ ـ ابن الاثير، جسيص ٣٤١ ـ

- € الاختياب، خ11 من ١٠ س







سیرنا سعد بن ابی و قاص نے سیرنا معاویہ کی بیعت کے بعد انہیں السلام علیک ایھا الملک که کر خطاب کیا اور کہا جسطرح آپکو حکومت ملی مجھے ملتی تو تھبی لینا پیند نه کرتا

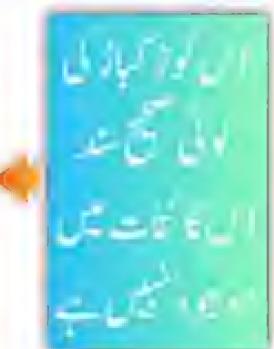
خلافت وملوكيت نہیں کررہا تھا، دوسرا گروہ خالف کیمپ میں شامل ہو گیا تھا، اور تیسرے گروہ میں سے آئے دن لوگ نکل نکل کر دوسری طرف جا رہے تھے۔ ان حالات میں وہ انھی لوگوں ے کام لینے پر مجبور تھے جن پر وہ بوری طرح اعتاد کر عیس۔ بیصورت حال دعرت عثان کے دور کی صورت حال سے کوئی مشابہت نہیں رکھتی، کیونکہ انھوں نے ایسے زمانے میں بیکام کیا تھا جبدائت کے تمام ذی صلاحیت لوگوں کا ممثل تعاون ان کو حاصل تما اور وہ اپنے رشتہ داروں سے مدو لینے پر مجبور نہ تھے۔

آخرىمرطه

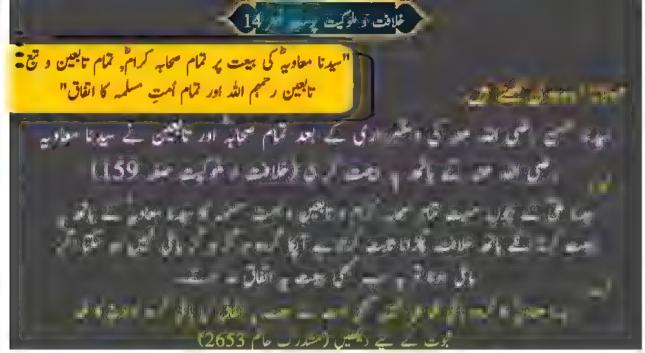
حفرت معاویہ کے ہاتھ میں افتیارات کا آنا خلافت سے ملوکیت کی طرف اسلامی ریاست کے انتقال کا عبوری مرحلہ تھا۔ بھیرت رکھنے والے لوگ ای مرسلے میں سمجد کئے منے کداب میں بادشائ سے سابقد در پیش ہے۔ چنانچد حضرت سعد بن الی وقاص جب معرت معاوية كى بيعت موجانے كے بعد ان سے ملتو السلام عليك ابها الملک كه كرفطاب كيا- معزت عمادية ن كها: "أكرآب امير المونين كيت توكيا حرج تفا؟" ألمول في جواب ديا: "خداكي تسم إجس طرح آپ كويد حكومت على ب اس طريق ے اگر یہ جھے ل رہی ہونی تو میں اس کالیما ہرگز پیند ند کرتا۔ ا[®] حفرت معاویہ خود مجى ال منقيقت كو مجمع منه ايك مرتبه انعول نے خود كہا تھا كه انا اول الملوك "ميل مسلمانوں میں پہلا بادشاہ موں۔ " بلکہ حافظ ابن کثیر کے بغول سٹت بھی یہی ہے کہ ان كوخليف كے بچائے بادشاہ كها جائے، كونكه ني صلى الله عليه وسلم نے پیش كوئى فرمائى

 ابن الاثير، ج ١٠٥ ٥٠ ٢ وعفرت سعد كا نقطة نظر الل معالي بين جو يكونفا الل بر بهترين دونى ال واقع سے پاتی ہے کہ زمان فتر میں ایک وفعدان کے بیتیج ہائم بن متب بن الى وقاص نے ال ہے کہا کہ اگر آپ اس وقت خلافت کے لیے کوئے ہوجا کمی تو ایک لاکھ کواری آپ کی حمایت کے لیے تیار ہیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ ان بیک لاکھ کواروں میں سے میں صرف ایک کوارائی چاہتا ہوں جو کافر پرتو چلے محرکسی مسلمان پرنہ چلے۔'' (البدایہ، ج۸ مص ۲۷) © الاستياب، جاء ص ١٥٠- الهار والنبار، ع٨، ص ١٥٠٥-





پوسٹ نمبر 13



خلافت وملوكيت

تھے جے امن اور نظم پر ترجیح نہیں دی جائتی تھی۔ ای لیے امام حسن رضی اللّه عنه کی دست برداری (رزیج الاوّل اسم ہے) کے بعد تمام صحابہؓ و تابعین اور صلحائے امت نے ان کی بیعت پر انفاق کیا اور اس کو''عام الجماعت''اس بنا پر قرار دیا کہ کم از کم باہمی خانہ جنگی توختم ہوئی۔

حضرت مُعاویہ ؓ خود بھی اس پوزیش کو اچھی طرح سجھتے ہے۔اپنے زمانۂ خلافت کے آغاز میں انھوں نے مدینہ طیبہ میں تقریر کرتے ہوئے خود فرمایا:

اما بعد، فاني والله ما وليت امركم حين وليته وانا اعلم انكم لا

مولانامو دو دی لکھتے ہیں: سیدنامعاویہ نے ایک جگہ تقریر کرتے ہوئے کہا بہ خلافت میں نے تلوار کے ذریعے حاصل کی ہے لو گوں کو مغلوب کرکے

9

خلافت وملوكيت

تھے جیے امن اور نظم پر ترجی نہیں دی جائے تھی۔ ای لیے امام حسن رضی اللہ عند کی دست برداری (رزیج الاوّل اسمھ) کے بعد تمام صحابہ و تابعین اور صلحائے امت نے ان کی بیعت پر انفاق کیا اور اس کو 'عام الجماعت' اس بنا پر قرار دیا کہ کم از کم باہمی خانہ جنگی توختم ہوئی۔

حفرت مُعاویہ ٌ خور بھی اس پوزیش کواچھی طرح سجھتے ہے۔اپنے زمانۂ خلافت کے آغاز میں انھوں نے مدینہ طیبہ میں تقریر کرتے ہوئے خود فرمایا:

اما بعد، فانى والله ما وليت امركم حين وليته وانا اعلم انكم لا تسرون بولايتى ولا تحبونها وانى لعالم بها فى نفوسكم من ذالك ولكنى خالستكم بسيفى هذا مخالسة و ان لم تجدونى اقوم بحقكم كله فارضوا منى ببعضه

"بخدا میں جمحاری حکومت کی زمام کاراپنے ہاتھ بیس لیتے ہوئے ال ہات سے ناواقف نہ تھا کہتم میرے برمر اقتدار آنے سے خوش نیس ہواور اسے پہند نہیں کرتے۔ اس معاطے میں جو پکو محمارے داوں میں ہے اسے میں خوب جانتا ہوں، مگر میس نے اپنی اس کوار کے زور سے تم کو مغلوب کر کے اسے لیا ہے۔ اب اگر تم ہے دیکھو کہ میں محماراحق پورا پوراا دائیس کر رہا ہوں تو تموڑ سے پر مجھ سے راضی رہو۔"

اس طرح جس تغیری ابتدا ہوئی تھی، یزیدی ولی مہدی کے بعد ہے وہ ایسامتحکم
ہوا کہ موجودہ صدی جس مصطفیٰ کمال کے الغائے خلافت تک ایک دن کے لیے بھی اس
میں تزاز ل واقع نہ ہوا۔ اس ہے جبری بیعت اور خاندانوں کی موروثی بادشاہت کا ایک
مستفل طریقہ چل پڑا۔ اس کے بعد ہے آج تک مسلمانوں کو انتخابی خلافت کی طرف
پلننے کا کوئی موقع نصیب نہ ہو سکا۔ لوگ مسلمانوں کے آزادانہ اور کھلے مشورے سے
نہیں بلکہ طاقت سے برسر اقتدار آتے رہے۔ بیعت سے اقتدار حاصل ہونے کے
بیائے اقتدار سے بیعت حاصل ہونے گی۔ بیعت کرنے یا نہ کرنے جس مسلمان آزاد

البدايه والتهاميه لا بن كثير، ج ٨، ص ٢ - ١١٠.

پوسٹنمبر15

بیہ تقریر جعلی
ہے اور کسی صحیح
سندسے ثابت نہیں
خلافت وملوکیت کتاب
حجموثی و بے سند
روایات کی فیکٹر ی ہے





۵-

خلافت وملوكيت

اس کے بعد حضرت علی عراق سے اور حضرت معاویہ شام سے جنگ کی تیاریاں کر کے ایک دوسرے کی طرف بڑھے اور صفین کے مقام پر جوفرات کے مغربی جانب الرقد کے قریب واقع تھ، فریقین کا آ منا سامن ہوا۔ حضرت معاویہ کا کشکر فرات کے پانی پر پہلے قابض ہو چکا تھا، انھوں نے کشکر مخالف کو اس سے فائدہ اٹھانے کی اجازت نہ دی۔ پھر حضرت علی کی فوج نے لڑ کر ان کو دہاں سے بے دخل کر دیا اور حضرت علی نے آ دمیوں کو تھم دیا کہ اپنی ضرورت ہمریانی لیتے رہواور باتی سے لشکر مخالف کو فائدہ اٹھائے دو۔ ﴿

پکھ مدت تک جنگ جاری رہنے کے بعد جب محرم کے اور تک لیے التوائے جنگ کا معاہدہ ہو گیا تو حضرت علی نے بھر ایک وفد حضرت عدی من ساتم کی سرکردگ میں بھیجا جس نے حضرت معاویہ ہے کہا کہ سب لوگ حضرت علی پر جمع ہو

الاحتماب، ١٥٠٥ ١٩٠٥.

الطبرى، ج ۳۶ م ۱۸ ۵ – ۲۹۹ داین اداشی، ج ۳۴ م ۱۳۵ – ۲ ۱۳ داران خدون، تکمله جلد ۲ هم ۱۷ م ۱۷ م

این الاشیر، ج ۱۳۶۳ می ۱۳۳۱ مین خلدون ، تخمله چلد دوم ، ص ۵ عام



144

غلافت وملوكيت

منہ کرنے کے لیے مامور کیا تھا۔ اس محف کے بی مامور کیا تھا۔ اس محف کے دو چھوٹے چھوٹے بی ل کورت کے دیا اب ان بی ل کی کورت کے دیا اب ان بی ل کورک کی کانہ کی ایک مورک کی کانہ کی ایک مورک کی کانہ کی ایک مورک کی اور کی کے بغیر قائم نہ ہوگئی ہواس کی و براورش کے بغیر قائم نہ ہوگئی ہواس کی الم محف کو حضرت معاویہ نے ہمدان پر کی الم محف کو حضرت معاویہ نے ہمدان پر کے قبضے میں تھا۔ وہاں اس نے دوسری کی تھیں، کان کا قطعا کوئی جواز نہیں۔ یہ ساری اب کورٹروں اور سپر سالا روں کوظلم کی کھی اب کورٹروں اور سپر سالا روں کوظلم کی کھی ۔

مرکاٹ کرایک جگدے دومری جگہ جیجے اور انتقام کے جوش میں لاشوں کی بےحرمتی کرنے کا وحشیاند طریقہ بھی، جو جا ہلیت میں رائج تھ اور جے اسلام نے مٹا دیا تھا، ای دور میں مسلمانوں کے اندرشروع ہوا۔

سب سے پہلامر جو زہانۂ اسلام میں کاٹ کر لے جایا عمیا وہ عمار "بن یاسر کا سر
تھا۔ امام احمد بن عنبل نے اپنی مند میں کمجے سند کے ساتھ بیدروایت نقل کی ہے اور ابن
سعد نے بھی طبقت میں اے نقل کیا ہے کہ جنگ صفین میں حضرت عمار " کا سر کاٹ کر
حضرت مُعاویہ " کے پاس لا یا عمیا اور دو آ دمی اس پر جھڑ رہے تھے، ہر ایک کہنا تھا کہ
عمار کو بیس نے قبل کیا ہے۔ ®

- 🕥 الاستیعاب، ج ۱، م ۲۵ راهبری ج ۲۰، م ۲۵ اه این اناهیر، ج ۲۳، م ۱۹۳ رالبداییه ج ۸، م ۴۰ و
- الاستیعاب، جا، ص ۱۵ _ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ یہ پہلا موقع تھا کہ مسلمانوں کی آپس کی جنگ میں
 گرفتار ہوئے والی مورتی اونڈیاں بنائی سیں۔
 - ۱۹۵۳ منداجد، احادیث نمبر ۱۹۳۸ ۱۹۲۹ : دارالمعارف مصر، ۱۹۵۲ به طبقات این سعد، ج ۱۹۸۳ م ۲۵۳س



"IA

خلافت وملوكيت

ايما جمويا مواداين كابول بس جمع كرديا؟

مدیث اور تاری^خ کا فرق

بعض حعرات تاریخی روایات کو مانچنے کے لیے اساء الرجال کی کتابیں کھول کر بینے ماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں فلال راولوں کو ائمہ رجال نے مجروح قرار دیا ہے، اور فلال راوی جس وقت کا واقعہ بیان کرتا ہے اس وقت تو وہ بخیر تھا یا پیدا تی نہیں ہوا تھا، اور فلال راوی ایک روایت جس کے حوالے سے بیان کرتا ہے اس سے تو وہ ملا بی نہیں۔ ای طرح وہ تاریخی روایات پر تنقید صدیث کے اصول استعمال کرتے ہیں اور اس بنا بران کورد کردیتے ہیں کہ فلاں واقعہ سند کے بغیر نقل کیا حمیا ہے، اور فلال روایت کی سند میں انقطاع ہے۔ یہ باتی کرتے وقت بدلوگ اس بات کو بعول جاتے ہیں کہ محدثین نے روایات کی حافج پڑتال کے بہطریقے دراصل احکامی احادیث کے لیے اختیار کیے ہیں، کیونکدان برحرام وحلال، فرض و واجب اور مکروہ ومستحب جیسے اہم شرعی امور کا فیصلہ ہوتا ہے اور بیمعلوم کیا جاتا ہے کہ دین کس کیا چیز سنت ہے اور کیا چیز سنت نہیں ہے۔ بیشرائط اگر تاریخی واقعات کے معالمے میں لگائی جانمیں، تو اسلامی تاریخ کے ادوار یا بعد کا تو سوال ہی کیا ہے، قرن اوّل کی تاریخ کا بھی کم از کم اور معترفیر معتر قرار یا جائے گا، اور ہمارے مخالفین انھی شرا لکا کوسامنے رکھ کر ان تمام کارناموں کوسا قط الاعتبار قرار دے دیں مے جن پر ہم فخر کرتے ہیں ، کیونکہ اصول حدیث اور اساء الرجال ک تنقید کے معیار بران کا بیشتر حصہ بورانہیں اُتر تا۔ حدید ہے کہ بیرت یا ک مجی محمل طور براس شرط کے ساتھ مرشب نہیں کی جاسکتی کہ جرروایت ثقات سے ثقات نے متصل سند کے ساتھ بیان کی ہو۔

خاص طور پر واقدی اورسیف بن عمر اور ان جسے دوسرے راویوں کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال نقل کر کے بڑے زور کے ساتھ سید دعویٰ کیا جاتا ہے کہ حدیث ہی نہیں، تاریخ میں بھی ان لوگوں کا کوئی بیان قابلِ قبول نہیں ہے۔لیکن جن علاء کی

خلافت و مدودی الکتے ہیں: مولانا مودودی الکتے ہیں: واقدی سیف ین الم اور ان کی دوایات اور سیار المادیث المادیث

خاص طور پر واقدی اور سیف بن عمر اور ان جیسے دوسرے راویوں کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال نقل کر کے بڑے زور کے ساتھ یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ حدیث بی نہیں، تاریخ میں بھی ان لوگوں کا کوئی بیان قابل قبول نہیں ہے۔ لیکن جن علاء کی

خلافت وملوكيت كاسم

كتابوں سے ائمہ جرح و تعدیل كے بير اقوال نقل كيے جاتے ہيں انھوں نے صرف حدیث کے معاملے میں ان لوگوں کی روایات کوردکیا ہے۔ رہی تاریخ، مغازی اورسیر، تو المى علاء نے اپنى كتابول ميں جال كہيں ان موضوعات ير كچولكما ہے وہال وہ كمثرت واقعات المي لوگوں كے حوالے سے تقل كرتے ہيں۔مثال كے طور يرحافظ ابن مجر کو دیکھیے جن ک''تہذیب التہذیب'' ہے ائمہ رجال کی پیے جرحیں نقل کی جاتی ہیں۔ وہ ا بن تاریخی تصنیفات بی می نبیس بلکه این شرح بخاری (فتح الباری) ک می جب غزوات اور تاریخی وا قعات کی تشریح کرتے ہیں تواس میں جگہ جگہ واقدی اور سیف بن عمر اور ایسے بی دوسرے مجروح راوبوں کے بیانات بے تکلف نقل کرتے چلے جاتے بیں۔ای ملرح عافظ ابن کثیرا پی کتاب البدایہ والنہایہ میں خود ابومخف کی سخت مذمت و طبری کی تاریخ ہے بمثرت وہ وا تعات نقل مجی لے سے بیان کیے ہیں۔اس سے صاف معلوم ہوتا یشہ تاریخ اور حدیث کے درمیان واضح فرق محوظ کے وہ ایک چیز پر تختید کے وہ اصول استعال نہیں لیے وضع کیے گئے ہیں۔ یہ طرز تمل صرف محدثین وایات کو تبول کرنے میں اُور بھی زیادہ سختی برہے ، طرف واقدی کوسخت کذاب کہتے ہیں اور دوسری ق اس کی روایات سے استدلال بھی کرتے ہیں۔

خلافت و ملوکیت پیست نمبر 20

جب بات ہوئی سیرنا عثان اور سیرنا معاویہ متعلق جھوئی تاریخی روایات کی تھ مولانا مودودی لے صفہ 318 پر کہا کہ انگے خلاف روایات کے لیے اسماء الرجال کی کتابیں کھولئے کی ضرورت انہیں ہے ملاف ہوا کہ تاریخ میں تو سیدنا علی کے خلاف جمی روایات مودودی نے فوری یوٹرن لیتے ہوئے خود اسماء الرجال کی موجود ہیں تو مولانا مودودی نے فوری یوٹرن لیتے ہوئے خود اسماء الرجال کی میابین کھول لیس اور کہا تاریخ سے ہم سیدنا علی متعلق وہی روایات لیس کے جو کابت ہوں گی خلافت و ملوکیت صفہ 348

PTIA

ففالت وطوكيت

ايها مجموع مواوايل كتابول شي محم كرويد؟

مديث اور تاريخ كا فرق

بعض حفرات تاریخی روایات کو چینے کے لیے اس الرجال کی ترین کھول کر

یض جے ہیں اور کہتے ہیں کہ فعال فعال راولی کو اندر جال نے بجر وح قرار دیا ہے،

ورفعال راوی جس وقت کا واقعہ بیان کرتا ہے اس وقت تو وہ بچرتی یا پیدائی نیس جوا

تیں ۔ اور فعال راوی کے روایت جس کے توالے سے بیاں کرتا ہے اس سے تو وہ ملائی

دیس ۔ ای طرح وہ تاریخی روایات پر تنقید حدیث کے اصوب استعیار کرتے ہیں اور

اس بنا پران کور دکر وسیح ہیں کہ فار و اقعہ ساد کے بغر نی کی کی گیا ہے، اور فعال روایت

مور کا فیصد ہوتا ہے اور بیا جاری پر تاان کے سام بینے ورام اور کروہ و مستحب ہیں ایم شرق مور کا فیصد ہوتا ہے اور مرام و حال ، فرض و و جب اور کروہ و مستحب ہیں ایم شرق مور کا فیصد ہوتا ہے اور کی احد رین بھی کو چیز سنت ہے ایم شرق میں سنت ہے اور کی وہ میں ہی ہی بین سنت ہے اور کی وہ سنت ہے اور کی وہ ایک تاریخ و اور اس اور کی ہو از کی اور مال کا کی تاریخ و اور اس اور کی ہو کی کا اور مار سنت ہے اور کی وہ اور کی اور مار سنت نے اور کی وہ اور کی اور اس میں کو کہ اور مار سنت نے اور اس والی تاریخ کی اور مار سنت نے اور اس میں کو کہ اور مار سنتی کی کی کو کہ از کی ہے اور موال کی تاریخ کی اور اس میں کو کہ اور مار سنتی کو کہ اور مار سنتی کی دور کی اور اس میں کو اور اس میں اور اس میں اور اس میں اور اس میں کو اور اس میں کو کی اور اس میں کو کی کو کر اور کی کو کی اور میں اور کو کی کو کی کو کی کو کی کو کی کی کی کی کی کو کی کی کی کو کو کو کی کو کی کو کی کو کی کو کی کو کو کی کو کی کو کی کو کی کو کو کی کو کی کو کو کو کو کو کو کی کو کو

۔ بن عرادر ان جیے دوسرے رادیوں کے متعلق ائر بر بڑے زور کے ساتھ میدولونی کی جاتا ہے کہ حدیث ، کا کوئی بیان قابل قبور نہیں ہے۔ لیکن جس علاء کی

مر انیں اُڑا۔ مدید بے کر برج پاک بھی منس مال ج علی کہ جردوایت انتات سے انتات نے منسل

خلافت وطوكيت

وی روایات کیوں قبول کریں جو اس کی ضد نظر آئی ہیں ۔ ای طرح حضرت عثمان کی شہردت سے کے گرخود آن کی اپنی شہردت کے ایک ایک مرحطے پران کا جورویدرہ ہے اس کے مربز کا ایک میچے محمل ہیں نے حائی کیا اور ان کے اینے بیانات ہیں، یا اس ورت کے دیات و وا قعات ہیں وہ بچھے لی کیا، گر صرف ایک ، نک الاشتر اور تحد بن ابنی کرو گر مرف ایک ، نک الاشتر اور تحد بن ابنی کرو گر مرف ایک ، نک الاشتر اور تحد بن ابنی کرو گر مرف ایک ، نک الاشتر اور تحد بن ابنی کی مرف ایک مرف کی تاویل سے بھی حق بجان قرار اللہ دینے کی تعدوری دینے کی تعدور کی معدوری اس کی مدافعت سے اپنی معدوری خام کروی ہے۔

في تميه كالام

اں بحث ُ کوختم کرنے سے پہلے میں معتر طُ ان کے نزویک میرا استدر ل اور وہ مواوجس پر ہا نے ۱ ں استدلاں سے احذ کیے بیں، سب پچھوٹا حرف فی کر دینے کے کامنییں چل سکتا۔ اُن کوف



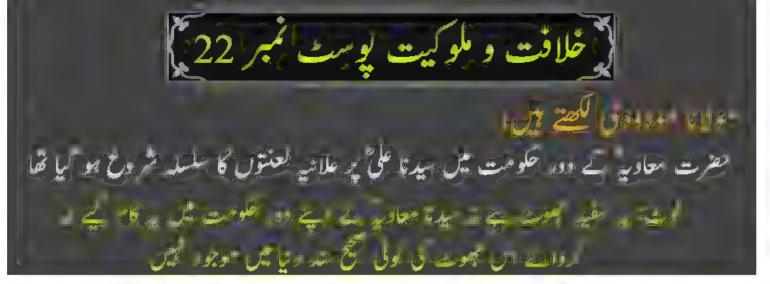


خلافت وهوكيت

ے ملے آئے تو افعول نے فرمایہ: ''اے مُعاویہ اِستعیں جرا وَآئی کرتے ہوئے فدا کا ذرا فوف شہوانہ معرت محاویہ کے گورز خراسان دیجے ہن زید دافیار ٹی نے جب یہ فہری تو پارا الحے کہ ' فدایا! اگر میرے علم علی میرے اعدر پکھ فیر بال ہے تو بھے ویا ہے افعا لے اس محرت معاویہ کے فیر بال ہے تو بھے ویا ہے افعا لے ایس کے اس معزمت حسن بھر کی فرماتے ہیں: '' حضرت معاویہ کے چار افعال ایسے ہیں کہ اگر کوئی فیض ان علی ہے کی ایک کا ارتکاب بھی کرے تو وہ اس کے تن میں مبلک ہو ۔ ایک ، ان کا اس مات پر تبغذ کر لین، جو۔ ایک ، ان کا اس است پر تبوار سونت لین اور مشورے کے بغیر حکومت پر تبغذ کر لین، درآں ما یکہ امنت میں بقایائے محابہ موجود ہے ۔ دوسرے ، ان کا اپنے بینے کو جائیں کو اپنے محابہ موجود ہے ۔ دوسرے ، ان کا اپنے بینے کو جائیں کرنا ، طالا نکہ وی سلی اللہ علیہ وسلی کا صاف تھم موجود تھا کہ بان طالا دائی ہے جس کے بستر بر وہ وہ بیدا ہو ، اور ذائی کے بیئے نگر پھر جیں۔ ® چو تھے ، اولا دائی کی ہے جس کے بستر بر وہ وہ بیدا ہو ، اور ذائی کے بیئے نگر پھر جیں۔ ® چو تھے ، اولا دائی کی ہے جس کے بستر بر وہ وہ بیدا ہو ، اور ذائی کے بیئے نگر پھر جیں۔ ® چو تھے ، ان کا جمراور ان کے ماتھیوں گوئی کر دینا۔ 'ا®

اول کی آواز کو جروظلم ہے دبانے کا سعید بز متنا چھا گیا۔ مروان مری حدید کے زمانے جل حفزت مسور بن مخر مدکواس قصور جل نے اس کی مدید کے زمانے جل حفزت مسور بن مخر مدکواس قصور جل نے اس کی ایک بات پر یہ کہدویا تھا کہ '' آپ نے نظر لیا کرنے من بوسف کوایک مرجد حضرت عبداللہ بن حمر نے خطر لیا کرنے مزیدہ تا اور کا تواس نے کہا: '' میراادادہ ہے کہ تماری میں ای اس پرضرب لگاؤں۔' ایک عبدالملک بن مروان ہے کہ بررسول پر کھڑے ہوگراس نے اعلان کیا کہ:

- الما تيدب نا اس ١٥٥ المري ناس ١٥٠ ما ١٥٠ السطاع كتفيل أهم آتي ي
 - ي المن الله عن المراس ٢٥٠ سيرايد ع ٨٠٠ من ١٠٠٠ ي
 - المشياب قائل ١٥٠٠
- الاستیعاب، فا ص ٦٩ سر ١٥ ي سے مان جال ايك واقد ابن سعد نے طبقات عن شل كيا ہے۔ في ١٠٠٠
 من ١٨٨٠۔

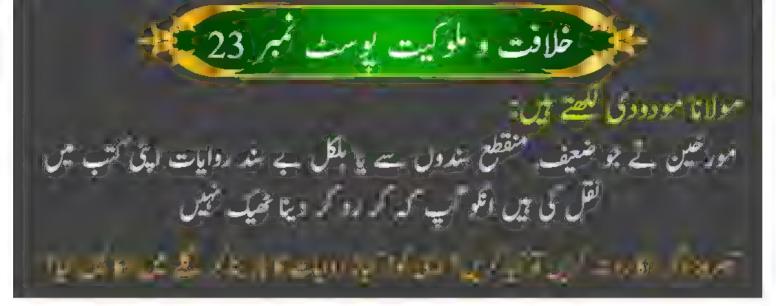


144

خلافت وملوكيت

وظ تی ۔ طلفائے داشدین اس کی ند صرف اجازت افزائی کرتے ہے۔ ان کے زیائے میں حق بات اختیار افزائی کرتے ہے۔ ان کے زیائے میں حق بادر شقید الکہ ان کو معقول جواب دے کر سطمئن کرنے کی الکہ ان کو معقول جواب دے کر سطمئن کرنے کی کی میں میں بند کر کے طواد ورنہ چپ رہو، اور اگر کی ہے بازیس رہ سکتے تو قید اور قل اور کوڑول کی سے بازیس رہ سکتے تو قید اور قل اور کوڑول کی سے بازیس رہ سکتے تو قید اور قل اور کوڑول کی دی اس دور پی حق بولے اور فلط کار ہوں پر ٹوکے دی اس دور پی حق بولے اور فلط کار ہوں پر ٹوکے دی اس دور پی حق م دہشت ذوہ او جائے۔

اس نی پایسی کی ابتدا حفزت مُعاویہ کے زہنے میں حفزت جربن عدی کے قال اور اسلام است میں ایک او نجے مرتبے کے مخص سے حصے حفرت مُعاویہ کی زاہد و عاہد سحائی اور سلام است میں ایک او نجے مرتبے کے مغیلی میں جب مغبروں پر خطبوں میں علانیہ حفزت علی شخص سے حصے حفرت مُعاویہ کی اسلیم روع ہوا تو عام مسلمانوں کے دل ہر جگہ ہی اس کے زقمی ہورہے سے مگر لوگ خون کا گھونٹ لی کر خاموش ہوجاتے سے گوفہ میں جر بند ہو سکا اور انھوں نے جواب میں حضرت می کی تعریف اور حضرت مند معاویہ کی ندخت شروع کر دی ۔ حضرت مغیرہ جس تک کوفہ کے گورزرہے ، وہ ان کے ماتھ دوفہ ہی معاویہ کی ندخت شروع کر دی ۔ حضرت مغیرہ جسب نیا کی گورزی میں بھر ہ کے ساتھ کوفہ ہی ساتھ رعایت برستے رہے۔ ان کے بعد جب زیادی گورزی میں بھر ہ کے ساتھ کوفہ ہی شامل ہو گیا تو اُس کے اور ان کے درمیان کھی رہ پر ہوگی ۔ وہ خطبے میں حضرت علی کو گالیاں دیتا تھا اور بیا ٹھی کر اس کا جواب دینے گئے سے ای دوران میں ایک مرتبہ انھوں نے نماز جمعہ میں تا خیر پر بھی ان کوٹو کا۔ آخرکار اس نے آئیس اور ان کے بارہ ساتھیوں کوگرفتار کرلیا اور ان کے خلاف بہت سے لوگوں کی شہادتیں اس فر چرم پر میں ساتھیوں کوگرفتار کرلیا اور ان کے خلاف بہت سے لوگوں کی شہادتیں اس فر چرم پر میں ساتھیوں کوگرفتار کرلیا اور ان کے خلاف بہت سے لوگوں کی شہادتیں اس فرچرم پر میں کوئی دیے کہ خلاف آئی الی طالب کے سوا کوئی ہے کہ خلاف آئی الی طالب کے سوا کلاف کرنے کی دعوت دیتے ہیں ، ایر الموثین کے خلاف کوئی ہے کہ خلافت آئی ایلی طالب کے سوا



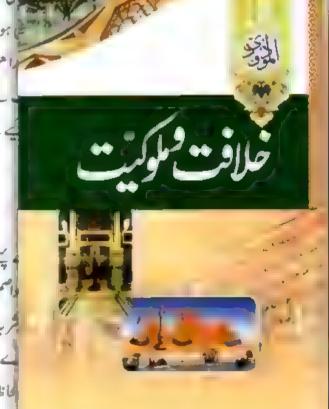
M M +

خلافت وملوكيت

عبدالبر، ابن کثیر، ابن جریر، ابن اثیر، ابن خجر اور ان جیسے دوسرے ثقد علماء نے اپنی کتابول میں جو حالات مجروح راویوں سے نقل کیے ہیں انھیں رد کر دیا جائے، یا جو باتیں ضعیف یا منقطع سندوں سے لی ہیں، یا بلا سند بیان کی ہیں ان کے متعلق بیرائے قائم کر لی جائے کدوہ بالکل بے سرویا ہیں، محض گپ ہیں اور انھیں بس اٹھا کر بچینک بی دیا جائے۔

آن کل بید خیال بھی بڑے زور شور سے پیش کیا جا رہا ہے کہ ہورے ہال چونکہ
تاریخ نولی عباسیوں کے دور میں شروع ہوئی تھی، اور عباسیوں کو بنی امیہ سے جو دشمنی
تھی وہ کس سے چھپی ہوئی نہیں ہے، اس لیے جو تاریخیں اس زمانے میں لکھی گئیں وہ
سب اس جھوٹے پروہیگینڈ سے بھر گئیں جو بنی عباس نے اپنے دشمنوں کے خلاف

لی کی توجید کی جاستی ہے کہ اہی ہوئے ہیں جنمیں یہ حضرات اخر ما عزیز کی بہترین سیرت کا بھی ہے بڑھ کر مید کہ اٹھی تاریخوں کے بین ؟ کیا میں دی خبریں



خلافت و ملو بيت پوست ممبر 24 = مولانا مودودي کا و جل

مولانا مودووي للص بيل مخرين الى يكر لى لاش الدس في المال بين وال مر جلا دى كئي تھی مولانا ہے جوالہ ویا تاریخ طبری کا اور وجل سے لیا کہ ای روایت نے اور والی لائن میں لکھا تھا جر بن الی بیر کہنا ہے سیدنا عنان فاس سے میں ہے اسے علی ۔ دیا جب سے وت محمد من الى يكر لي تو معاويد بن حد ألى يد من الى يكر أو ارا ويا أور السكى الأش أو تصويت في لمعال مين وال الما جلا ويا يعني الربير ووايت النظر حروبيك المستح ہے الله ان روایت نے مطابق محمد بن الی بیر محل عمان کا اعتراف ا رہا ہے تو پیم ہے اس مد سے قاتل عمان محمد من ابی الله الله الله الله الله

الرائية والاحت الدرات (٢٠١) ولال الدراء الدروالله والالا

میں گا گا ہے آگے۔ کی بال وال کارگزے ہوئے وا آرام ہوسے کہ ہوئے وکٹ وکٹ سے اندسیدہ مثول سے ماتھ ي الأن 10 أيب المنظم ميدي كرام أن الأنام بالاستان المستان المستان المستان المستان المستان المستان المالية ماه سناه ميد كراي شاريخ كالراهزي برايع بنامة سيد كروهند برياق ابري كشوهر إدا جيسه ويتوري الي فم رزوبكا وسائد جيد كرمود ورس سام تيجور يراجا ي في سائل كل مستني بالمسائل الأوسال الأوسال ومريوان (ميلي هار الارتباع معاديد على أوكل كري بلاية كالدراسي كل كري بلاية كالدراس بين التروي العاش الأثن كي الرف الديمين لكي " ك عن أواله بات كالإجامين بروات أنه كي رب كي اورجب أكل والجي موكي متراست وار

معادیہ بھٹھے کیا ڈیک کچے ہی ربوائ سے تھے کی شرک ررباہوں۔

الله من جو بيدور في على الملك بالمعنى على المكن على بالراء أل يعلم كون بشدة الدوا ما كسات

﴿ وَ مَنْ لَّمِ يَحَكُمُ مِمَّ الرِّلِ اللَّهُ فَاوِلُّنَكَ عُمَّ الْفَسْفُونِ ﴾

أورجونك الذيك علام منكه المنظل المعالم المنطق المن المنظل المنافق المنظم المنطق المنط

س كال كالمات وك كالماروس كالواق الماس بداول المادي المادي المادي المادي المادي المادي

والى بنا ياك الى ي معاديات والمساكر إلى يداكر والدوال أويدة عداد على على على على ميدكر - 1 L-2014 E-

معرت ما كثر الأيكا كافسول

وبها الحمول بوالال و تفسك بعد حفرت به مثل التحاوير الررك رستاها فشر الاستعال في اورادكو بينة بي الرفعال طرق قاعم ش د يد سك ميدست يز سيدن ام يل ك

بقائم بمن عبد مرحمي كاليرقول فل يوسيه كرهر و بن العاص جريحة يود المدينة المحالية في شال المصاحبة على الإيكاد في المساحة عن ما من جوا برائد الدائد المراجعة المراجعة والمراجعة والدائل المدواة وا ل مدين علي أول كاليد على معدد علي من المراد



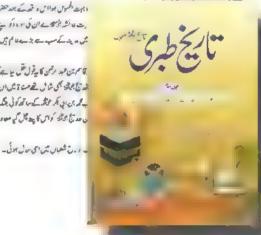
اس کے بحد دوم اس مروین اُکٹن کا تی جو رہا می بیرے میں ہے تھے، محر معزت مالی رضی اللہ عن تنابه زيادي ولايت الراق كرزمات عن ان كاكراق كر ايك فارش مي يحد وول ايك ساني تھا تب كرتے واسے ان كى خرد والٹ كا سركات كرز معاویہ کے یاس وشق بھیج ویا۔ وہاں اے برم عام کی جوی کی کووش وال و یا کمیا۔ ال

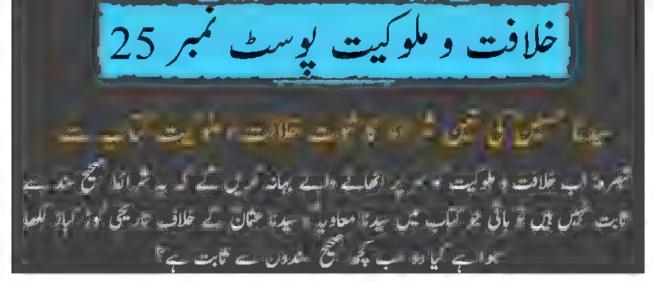
ابیای وحشین سوک معرض محر بن انی بکر کے ساتھ کیا جو وہال معفرت علی ا ے ورز تھے۔ حضرت معاویہ کا جب مصر پر قبضہ ہوا تو اٹھیں گرف ارکرے تش کر وہ کیا اور فاران کی باش ایک مرده کدھے کی کھال میں رکھ کرجا ان گئے۔ 🏵

اس کے بعد تو بالیک مستقل طریقدی بن کم کرجن بوگول کوس ک انقام کی بنا ر من كيا جائ ان كر ف ك إحدال كي الثول كوي معاف د كيا جائ - معرت فسين رضي الأحدكاس كات كركريا سے كفداد ركف سے وطن لے جايا كيا اور ان كى راش يركمون عدد اكرات رويما كمار ه

حفرت نعمان بن بشير، جو يزيد ك لهاف يك ين امير ك حالى دري فحه، مروان کے زیائے میں معزت مبداللہ بن ذیر کا ساتھ دسینے کی وجہ سے آل کے سکتے

- فقات الدورية الماس ۲۵ ال مقياب، شام الماس ۱۳۶۰ البداي، ظ۸ ش ۲۸ تشديب العيد يهي الكالم الكل 194
- 🕲 💎 الاستيباب، ١٥٠ من ٢٣٥٥، الطبرك العصاص ٢٤٩ التان الماهير، ١٥٣٥م ١٨٠ اتان فلودن محمد مِلْدِ وَوَمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَوَمُ اللَّهِ
- وخيرى، خ مين ١٩٨٩- ١٠٠٠ ١٩٨٠ ١٩٨٠ ١٩٨١ ١٩٨١ ١٥١ ١٩٨١ ١٩٨١ ١٩٨١ ١٩٨١ الهوايين ١٨ _14E-14)-14a-164_2*





14.

خلافت وملوكيت

الله عند کی شهادت کا ہے۔ بلاشیروہ الل عراق کی منے کے لیے تشریف لے جا رہے تنے اور برید کی ۔ ہم اس سوال ہے تھوڑی ویر کے لیے قطع نظر کیے ے حضرت محسین کا بی خروج جائز تھا یا نہیں۔ ® مدمحابہ د تابعین میں ہے کسی ایک مخص کا نہی بہ تول اتما اور وہ ایک نعل حرام کا ارتکاب کرنے جا رہے کو نگلنے سے روکا تھا وہ اس بنا پر تھا کہ تمر بیر کے لحاظ اس معالمے میں برید کی حکومت کا نقطه نظر بی مجع معہ ہے کہ وہ کوئی فوج لے کرنیس جارے تھے، بلکہ ان ے ساتھ ان کے بال مجے تھے، اور صرف ۳۲ سوار اور ۴۰ یبادے۔ اے کوئی مخص مجمی فوجی چڑھائی نہیں کہہ سکتا۔ ان کے مقالم بیں عمر بن سعد بن ابی وقاص کے تحت جونوج کوفہ ہے جیجی گئی تھی اس کی تعداد ۴ ہزارتھی ۔ کوئی ضرورت نہتھی کہ اتی بڑی فوج اس چھوٹی ی جعیت سے جنگ ہی کرتی اور وہ اے قبل کر ڈالتی۔ وہ اے محصور کر کے بآسانی گرفتار کرسکتی تھی۔ پھر حضرت خسین ٹے آخر دفت میں جو پچھے کہا تھا وہ یہ تھا کہ یا تو مجمے واپس جائے دو، یاکس مرحد کی طرف نکل جانے دو، یا مجھ برید کے یہ سالے چلو ۔ لیکن ان میں سے کوئی بات مجی ند مانی حمی اور اصرار کیا حمیا کہ آپ کوعبیدالله بن زیاد (کوفہ کے گورز) ہی کے پاس جلنا ہوگا۔ معزت خسین اپنے آپ کو این زیاد کے حوالے کرنے کے لیے تیار نہ ہے، کیونکہ مسلم بن عقیل کے ساتھ جو پچھے وہ کرچکا تھا وہ انھیں معلوم تھا۔ آخر کاران ہے جنگ کی گئی۔ جب ان کے سارے ساتھی شہید ہو بھے تے اور وہ میدان جنگ میں تنہا رہ گئے تھے، اس وقت بھی ان پرحملہ کرنا ہی ضروری سمجما گیا، اور جب وہ زخی ہوکر گریڑے تھے اس وقت ان کو ذبح کیا گیا۔ پھر ان کے ای کے متعلق نی اینا نقطه نظراینے رسالہ "شیادی حسین"" میں دامنے کر چکا ہوں۔ نیز آ کے ایل الآب ك باب اشتم بش مجى اس مسئل كى وضاحت الم كى -



بريا مول - چنانيد ايك مرتبد اين امكانى جانشيول كمتعلق كها: "أكر بش ان كو اينا جانشین تجویز کروں تو وہ بنی الی معیط (بنی امیہ) کوبوگول کی گردنوں پرمسط کر دیں گے اور وہ بوگوں میں اللّه کی نافر مانیال مریں کے۔ خدا کی تشم اگر میں سے ایسا کیا تو عثمان " یجی کریں گے ، اور اگر عثمان فی نے بیابیا تو وہ لوگ شرور مصیحوں کا ارتکاب کریں گے اورموام شورش بريد كريك مثان الوقل كروي كيدالا اي جير كا فيال ان كو اين وفات ک وقت بھی تھا۔ چنانچ آخری وقت میں نمول نے معزت مل ، معزت علان اور حضرت معد" بن الی وقاص کو بلا کر ہرا یک ہے کہا کہ" آئی میرے بعدتم خلیفہ ہوتو اپنے تھیلے کے وگوں کوجوام کی گردنوں پر سوار نہ کر دیند ''³⁰ مزید برآں جھ آدمیوں کی اچھا کی شوری کے لیے افوں نے جو ہدایات چھوڑی ان میں دوسری وتوں کے ساتھ ایک وت يد جمي شال حمى كد مخب فليفد ال امر كايابند رب كدوه المياج قبيل مك ما تد كول الليازي برتاؤن كرے كار الله تكر بدلستى بي فليف الله معفرت مثان الى معالم يل

- 🕥 🗀 ين عبدالبر مناه ستيعاب، خ ٣٠ مس ١٤٠ ٢٠ رالية المنك وشاو وفي الأبيرصا حب وستصد الأل عم ١٣٣٠ وطبع برجی۔ بھی وگ س جگہ برسوال افعاتے ہیں کر کیا حضرت عرام کو البائم ہو تھا جس کی بنا پر افعوں نے تشم کھ الروہ ہات کی جو بعد شب جوں کی تو یا جائی آگئی۔ اس کا جواب ہے ہے۔ کہ ایک صاحب پھیجرت آول بدا وقات والات ووكه كرجب في منطق طريق سه ترجب وعاسية السه أجدوران الوسف والسارات في والورود بياري للم ير القرائد للحق إلى الورود الهام سالي بقير والى المسيوت على منا ير يك محج بیشین گون کرسکتا ہے۔ معرت اوا پیروسنے شھے کہ اوب میں قبائی صبیت کے جماعیم کتنے گھرے ترے ہوے این اور میں بیٹی معلوم اتھا کہ 10- • ٣ مال کی تبلغ اسام نے انگی ال ج شم کا بوری طرح تھو فیل ٹیں کیا ہے۔ اس بنا پر وہ بھی رکھے تھے کہ اگر اس کی اور حفرت ابدیکر کی پاکسی عمل ذرّہ براہر بھی آئے کہا کہ اور ان کے جانشی نے بینے آئینے کے آدمیوں کو بڑے بڑے فہدے ویے شروع کر دے توق فی مسینیں چرکی کے دیائے شدب عش کی اور لار اُ خولی القابات پر منتج موں گ۔ 🕲 🗀 الخبري الخ حام ال ۱۹۳ و خيشات ايل معود خ حامل ۱۳۵۰ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۳ -
- فق ساريء خامة من ٢٠٩٩ ١٥ إلر إلم الشغرو في مناقب المثمر ومحب الدين الطبري و ج٢٠ إل 24 مطبعة مسير معرورة ٢٦ عدان طول المحلاجة والم الم ١٢٥ المطبعة الكبرى العراس ١٢٥ عد (ائر) روایت اوشاه ول معاجب نے محی ارائیۃ انحقاء شن عقل میرے۔ مارحظہ بوستصد اول م ۳۲۳)

اور ان کے بعد دعرت مرا نے ب راک اور م قبال، بلك فيرح ب نوسلمون ك ما تد بلى ملافت فملوكيت ال لحاظ ہے ان دونوں خلفاء کا طرز عمل

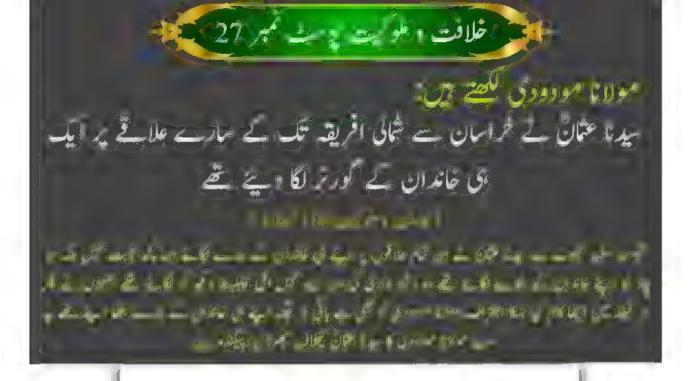
الليط كرماته الميازي سلوك كرف س تعلق اورمسلمالول شي وه بين الاقواي روح اجمر الوائرا في الناء خلافت عن النا تي معزت الرائے اپنے تورے دور حکومت علی انام نعمان بن عدى فخاء يصرے كے قريب ل دار مقرر کیا اور اس عبدے ہے بھی ان کو

حفرت عمر کواسینے آخر زمانے میں اس بات کا عفر وصول ہوا کہ کہیں ان کے بعد عرب کی تب کی عصبیتیں (جو اسمائی تحریک کے زبروست انتقال اثر کے باوجود انجی بالكاشم نبيس وو كن تحييس) كارنه جاك أخيس ادر ان كے نتیجے عمل اسلام كے اندر فقتے

حطرت بھی ان ان عدلی رضی اللّه عندابتدائی مسلی أول میں سے مقے ۔ اس کا املاء خود حفرت مر م مجی قدیم فار جریت صف کے موقع ہے جو توگ کہ چھوڈ کر جشہ میٹے گئے ہتے، ان میں یہ اور ان کے والدهنزات عدي "شاق تصاحفزت عمر" في جب ان كوميدان كالحصيل وارمقر دكر كي بيما تو ان كي بح کی ال کے ساتھ شرکتیں۔ وہال افھوں سے ایک بیری کے قراق میں پکھے شعاد کیے جن میں شر ب کا صرف مفحول وعدها مي تفاران يرحفرت عمر في المين معرول كرويا اورفيعد كي كريس كده أليس كول عبده نه و يا جائه كار (ابن عبدا مبره الاستيماب، ع الأس ١٩٦٧ - والزيّ المعارف، حيدر آباد، ١٩٣٧ هـ. مجم البيدال وياتوت حوى وي وي م حرم عهم عهم وارسادر ويروت و ١٩٥٤) يك اور صاحب معرت قدامہ بن مظمول کو جومعرت المرا کے بسوئی سے، لموں نے بحری کا بال مقرر کیا تا۔ یہ مہ يرين ميشداور اسحاب بدرش سے تھے۔ مرجب ان كے حدف شراب توثى كى شيادت قائم بولى توجعزت تمر منه ان کومعز ول کردی اور زر پر حدج برگی ب (الاستیمان ۱۹ مام ۱۹۳۹ الاصاب

(PP = - P19 JP 7 37)

حلافت وطوكيت



فلافت وملوكيت

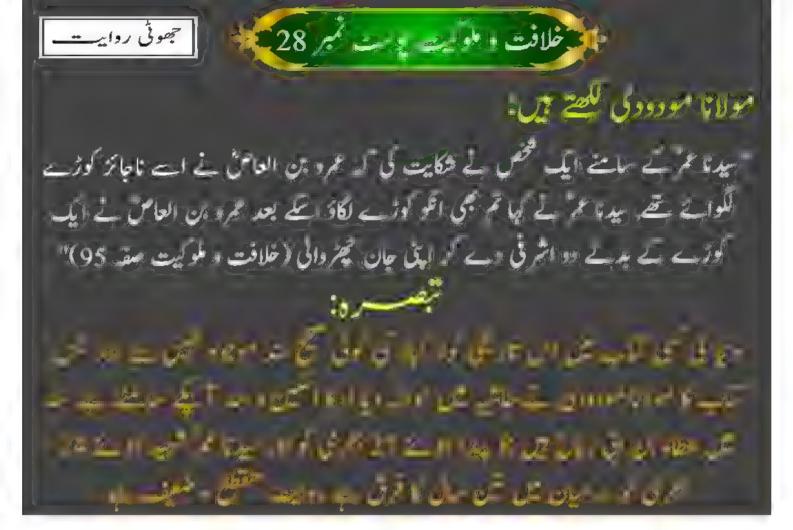
ناعمر فاروق عے زمانے میں مرف دمثل ک ن کی گورنری میں دشتل جمعی ، فلسطین ، ارون . پچا زاد جمالی خروان بن افکم کوانحوں نے اینا لے لیورے در ویست پراس کا اثر ونفوذ قائم ہو باتعش مارے افتیارات جمع ہو گئے۔

رِرْنِيلِ، ا کابرمحاله " تک بر مکدا جما ندفغا اور نه مقبه کونے کی گورزی کا پرواند لے کر حضرت ا فرمایا: "معلوم تبین جارے بعد تو زیادہ ك إلى " الى في جواب ديا:" ابر احاق! ں اس کے مزے لوٹا ہے تو شام کوئی اور ا ل والعی تم اوگ اسے باوشانی بنا کر چورو کے۔"

المحطري المنظمة ریب قریب ایے ہی خیالات صفرت عبداللہ " بن مسعود نے بھی فلا ہر فرمائے۔ ®

اس سے کوئی مخص الکارنیس کرسکیا کداینے خاندان کے جن لوگوں کوسیدیا عثمان رضی الله عند نے حکومت کے بیمناصب دیے، انھوں نے اعلیٰ درجے کی انتظامی اورجنگی قابليتول كا ثروت وياء اور ان كم بالقول بهت ى فقوحات موسى ليكن ظاهر ے كه قابلیت صرف اٹھی لوگول بیل ندیتی۔ دومرے لوگ مجی بہترین قابلیتوں کے مالک موجود تے اور ان سے زیادہ خدمات انجام دے میکے تھے کھن قابلیت اس بات کے ليے كافى دليل ترحى كرخراسان سے في كرشال افريقته كك كا يورا علاقد ايك عى خاتدان

کے گورنروں کی ہتجتی میں وے دیا جہ تا اور مرکزی سکرٹریٹ پر بھی ای خاندان کا آدمی مامور كرويا جاتاب بيات اذل أو يجائ خود قابل اعتراض في كرمككت كاركيس وعلى جس خاندان کا ہو، مملکت کے تمام اہم عبدے بھی ای خاندان کے بوگوں کو دے دیے جا کیں۔ مراس کے علاوہ چند اساب اور بھی تھے جن کی وجہ سے اس صورت مال نے اورز ياده ب كان عيدا كردى:



قال وحدَّثنا مسعر بن كنام عن القاسم قال : كان عمر إذا بعث عماله قال : إلى لم أبطكم جبابرة ولكن يحتكم أتمة، قلا تضربوا المسلمين فطلوهم، ولا تحدوهم فتفتوهم، ولا المعرهم فتظلموهم، وأدرا لقحة المسلمين.

قال: وحدّثني بعض المشيخة عن عمرو بن ميمون قال: خطب حسر بن الخطاب الناس فقال: إلى واقد ما أبعث إليكم عسال ليضربوا أبشاركم، ولا أيأخلوا من أموالكم، ولكني أبعهم إليكم ليعلموكم دينكم وسنة نبيكم. فمن فعل به سوى ذلك فلوجه إلى، فوالذي تقسي بيده الأقصنه مده، فولب عمرو بن الماص فقال: يا أمير المؤمين أرأيت إن كان رجل من المسلمين والى على رحية فأدّب بعضهم إنك فقصه مده ؟ فقال: إلى والذي ناسي بيده الأقصنه مده، وقد رأيت رسول الله كان يقص من ناسه، ألا لا تضربوا السلمين فعالوهم، ولا تناوهم حقوقهم فتكاروهم، ولا تنزلوا بهم الفاض فعالمهم

قال : وحدّتني عبد الملك بن أبي سليمان عمله قال : كتب عمر وضي الله عنه الله عماله أن يؤفوه فوفوه نقام نقال : با أبيا الناس إلى بعثت عمال عزّلاه ولاة بالحق عليكم ولم أستعملهم فيعيبوا من أبشارة ولا من دماتكم ولا من أموالكم فمن كانت له مظلمة عند أحد منهم فليثم. قال : فما قام من الناس يوهذ إلا وجل واحد فقال : يا أحر المؤمن، عاملك، ضربني مالا سوط ققال عمر : أنضيه مالا سوط ؟ قم فاستقد منه ، فقام إليه عمرو بن المامي فقال له : يا أحور المؤمنين إلك إن تفتح هذا على عمالك كبر عليم وكانت منة يأخذ بها من بعدك. فقال عمر : ألا أقيده منه وقد رأيت وسول الله يقيد من نفسه ؟ لم فاستقد، فقال عمرو : دهنا إذا فادرضه. قال فقال : دونكم قال : فأوضوه بأن الشهيت منه بالتي دينكم قال : فأوضوه بأن الشهيت منه بالتي ديناء كل سوط بدينايين.

قال أبر يوسف: وحلتني عبد الله بن الرايد عن عاصم بن عزية بن ثابت قال: كان عمر رضي الله عنه إذا استعمل رجلاً وغرهم، واشترط عليه أربعًا: أن لا يركب بردوًا، ولا يلبس تربًا و يغلق بابا دون حواتج لهاس، ولا يتحد حاجًا. قال: فيها هو يمشي هنف به رجل: يا عمر أثرى علم الشروط تنجيك من الله تعالى وعا

فلافت اطوكيت

90

۵- قانون کی باعاتری

بیضفاء این دات کو می قانون سے بار ترئیس رکھتے تھے بلکہ قانوں کو اٹاہ شل اسپنے آپ کو اور مملکت کے ایک عام شم کی (مسلمان اور یا ولی) کو مساوی قرر دسیتے

- ؟ ایج چسطیب متن مید ختر این عمل ۱۱۵ را مشد وابود ۱۰۱ واقع می امدین مبد ۵۵ را این ۱۱ قبیر بی ۱۳ مس ۵۰ س المغیری این معرض سونده م
 - الا ويعدد شب افراع ص ١٠٠



, -

كتاب الخراج

علقت و ر سرائ كالمسل وشش كرت ري اكفيفة برق ب يداني رفیقوں کے بہائے ان کو بنا ریادہ چرخوہ ورجائی سجھنے مگیں۔ 🛈 یکی میس بلکہ متعدد م جب نھوں نے محالہ کے مجمع میں سی تہدیہ تمیر تقریریں میں جنھیں طلقاء کی رماب ے سنا سابھیں اویان کے بے بشکل تی قائل برداشت ہوسکیا تھے۔ای بنا پردوس وك تو ورننار، خود صفرت عني في كي بيدمحتر مد عفرت نا كما يكي بيدواب ركمتي تعيس كيد فقرت عنيل ك ير مشكلت پير كرف ك بهت بارى دمددادى غروان برى كد بول ب- حتى كديك مرتب المول في اسط الوبر تحرّم سن صاف صاف كد ك المرسي ارد ن ك كي بريكيل ك توية إن وكل رائ جوز عادال فنم كادر دالد ک قدر ہے، ندایت نامجت را ۵۰۰

دوم ام حل

حفرت عثمان رصی الله عند کی پیسی کا م عدد ب، خواہ وہ کس نے کی ہوں س کوخو ہ تو ہ توخش كرنا بدعقل وانصاف كالقاصا سے اور سا معلى كوملطى شدونا جائية

مکر وا تھ یہ ہے کہ اس ایک پیبو کو جھاڑ میشیت طبغه ایک مثال مردار تحاجس بر اعتراش ں کی خلافت میں بحیثیت مجموبی حیراس قدر یا ر کامراں کے عبد میں ہورہ تھا کہ ان کی یا میسی ئے باوجود عام مسلمات یوری مملکت میں کسی مجد

ال على وف ك ي يورد في تقد الك مرتبه بعرب على ان ب كور معيد على

المجقات الرامعادي والاساء البدائية البابية بي المال ١٥٩

الطيري الخطاعي 194 من 194 مع موالياة شياب الأعام المعار المعار

NONONONONONONONONONONONONONONONO III (O

عُليس آضلُ إِدِ عَامِ قال عبد بن عمر ا ربع على على السلا الما ربع على على السلا المعدد وكائمة على كالاماً و قال کم خرج الل به الفلاجات مروان ، فقا وأن" ما ينتهم عن إما يتحلب الناس طيان (1) فابي ميّاد أن يحرج المبراء قحمد الله وأثي مصر کان بنقهم ش آ إن بلادم اقاد

قال ، فناداء مان ، وإنك مناك با بي النابعة (فسنت وك ج تركتك من العمل - قال - قنودى من داحيه أشرى: أب إلى الله وأظهر التوبة بكف الناس حنك . قال : قراع حيَّان يفيه مدًّا واستقبل النبلة ، فقال : الهم إلى أولَ تالب تاب إليك . ووجع إلى مثرَّه ، وتعرج عمرو بن العاص حتى نول متواد بعضطين ، فكان يقول : وقط إن كنت الأنى الراهبي

قال عبيد بن هم : فيندكن عل أبن هم ، عن أبيه ، قال : ثم أبن علِيًّا جاء عَيَّال بعد الصراف المربين ، فقال له : تكثم كلامًا يسمعه الناس ١٩٧٣/١ منك ويتهدون هليه ٢١ ، ويفهد الله على ما في قلبك من الزوع والإقابة ١

> (١) الهاور الهاك ﴿ ﴿ } ابن كاير باين الآثير والتوبيين ﴿ طَيْلُكُ مَ

وأتوب إليانه ، الهم إنَّى قُولَ تألِّم عا كان من ، وأوس عبيم ، البكاه الحرَّ السامون أجمرِن ، وحمل الناس وقة شديدة على إمامهم ، وأشهد عبَّان الناس عن عمه بدلك ، وأنه قد ازم ما كان عليه الشيعان، أو يكر وهر يض الله عنهما، وأنه الدسيل بإنه أن أراد الدسول عليه م الايتم أحمد من فلك ، وترل قصل المثاني تم دخل مثرة وجيل من أواد الدحول على أدير الإدبي غامة أوسألة أو مهال الاعمم أحد من فلك مد . على الواقعين الديني على بن عر عن أب على عم إلى علياً عاد على يعد المعراف المعربين حال له مكام كالأم مسعه النس مث ويشهدون عمال ه وبشيد الله عسلي ملتي قلمك بن التمروع وألانامه بدهن البلاد تد تعصمت عدلك ، ولا تأسر رك أحرين يقدمون من قبل الكرفة ، فتقول إعلى الركب إليهم، و مسمع أحروب من البصر، فنقول يامل اركي إليم ، طار لمأهل قللت رحك واستحمد عنك على عرج مثين عملي علميه الق ترع فيها عوامع النمن من نسبه التوج عظم علمه الله وأتنى هذيه عاهر أمل، ثم على أماينده

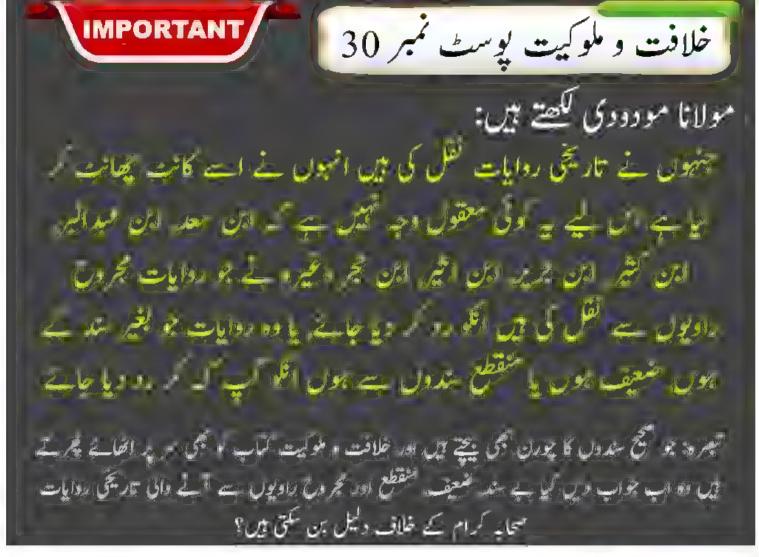
، أسرالاسي أن

برمأ خالته المؤسف اتسكل أم أم میں جاور عزام ا حلته يستعرش وقد أجسم إليك مق



مین دو کتب کے حوالے استے مولانا موروری کے دولوں میں واقدی کٹراپ راوی موجوہ ہے حظنالمرب وترد من قبيلك عن إما ناربخ الطبري خارج الرسر وبلتوك والصواواتي

. 1 dia . . . (1)



خلافت ولموكيت

-

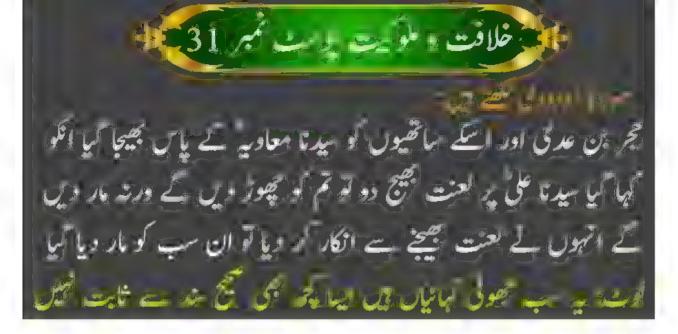
عبدالبر ابن كثيره ابن جريره ابن اشيره بن خجر اور ال جيسے دومر الے شد سیاء نے ، پنی كتابول شن جو حالت مجروح و الیول سے نقل كيے ديں انھيں رو كر و يہ حات ، يہ ح و تيمن شعيف يا منقطع شدول ہے ف ايل ، يا بد شد بيان كي آن ان كے متعلق بيا رائے قائم كر ق جائے كدود بالكل بے مرويا تين ، كھن كي بين ور نھيں بس بھى كر بيينك ہى و بنا جائے ۔

ت بن کل بید بیال بھی بڑے دورشور سے بیش کی جارہ ہے کہ اعارے ہاں چونکہ تاریخ نوری میں سیوں کو تی امیہ سے جو دشن کر وہ تقی ، اور میں سیوں کو تی امیہ سے جو دشن کر وہ تقی ، اور میں سیوں کو تی امیہ سے جو دشن کر دہ تقی دو کئی سے بھوٹ کی سے بھی ہوں کی ہیں ہوں گئیں وہ سب اس جھوٹ پر ویکنٹ کر ویڈئٹ سے اس جھوٹ پر ویکنٹ کر سے میں اس کے میان اگر بید داوی سیج ہے تو حوال بات کی کیا تو جی کی جو مکت سے کہ الحق سے کہ الحق سے کہ اور بھی بین امریہ سے وہ شاں دار کا رہا ہے جی بیان ہوئے ہیں جس سے معزات تخر سے ساتھ میں کر سے ہیں ، اور ابھی بین حضرت عمر بن عبدالحریز کی بہترین سرت کا بھی منصل فر کر مانا ہے جو بنی امریہ بی میں صفرت عمر بن عبدالحریز کی بہترین سرت کا بھی منصل فر کر مانا ہے جو بنی امریہ بی میں سے سے ، اور مطالم بیاں سکیے گئے ہیں؟ کیا ہے ماری جر س

د کالت کی بنیادی کمزوری

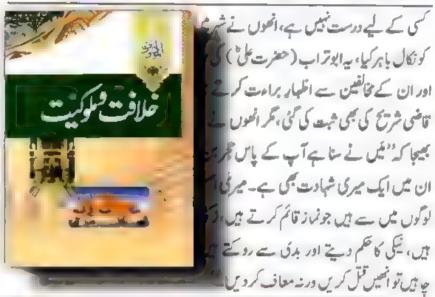
و کھا ہے اور ان ووق کو ظلا ملف کر کے دو آیک چز پر تھید کے وہ اصول استحال نہیں کرتے جو در حقیقت دوسری چز کے لیے وضع کے گئے ہیں۔ بہ طرز عمل صرف محدثین علی کا نہیں، اکا برفقها م تک کا ہے جو روایات کو قبول کرنے میں آور بھی زیادہ تخی برتے ہیں۔ مثال کے طور پر امام شافق ایک طرف واقدی کو سخت کذاب کہتے ہیں اور دوسری طرف کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر امام شی فروات کے مصلق اس کی روایات سے استدال کھی کرتے ہیں۔

اس کے بیمٹی میں تیس کی بیداوگ ان جرور ماویوں کے قیام میانات کو آگھیں بند کر کے قیام میانات کو آگھیں بند کر کے قیام میانات کو آگھیں بند کر کے قیال کے قیام میانات کورد کیا ہے اور شرب کو تھول کیا ہے۔ وہ ان شر ہے ہمانت چھانٹ کر صرف وہ چر یں لینے جی جو ان کے فزد کے تقال مول جی، جن کی تائید شر بہت سا دومرا تاریخی مواوجی ان کے میاشے موتا ہے، اور جن شر سلسلہ واقعات کے میاشے موتا ہے، اور جن شر سلسلہ واقعات کے میاشے موتا ہے، اور جن شر سلسلہ واقعات کے میاشے موتا ہے، اور جن شر سلسلہ واقعات کے میاشے موتا ہے، اس کے کوئی معقوں وجہ نیس ہے کہ این سعد، این



AF

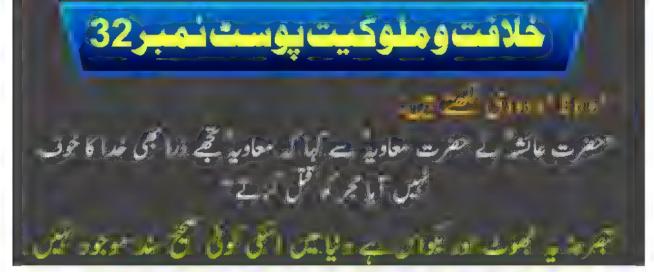
خلافت وملوكيت



اس طرح بی طرح معزت معاویہ کے پاس بھیجے گئے اور انھوں نے ان کے آل کا تھی کہ حکم وے ویا۔ قبل کے مہاہے جو بات پیش کی وہ بیشی کہ دیا جسیں تھی ویا تی بھی کہ اگرتم علی ہے براءت کا اظہار کرو اور ان پر لعنت بھیجو تو تسمیں جبور دیا جائے ورز قبل کر دیا جائے۔'' ان لوگوں نے بیہ بات مانے سے انکار کر دیا ، اور جبر نے کہ: '' فیم زبان سے وہ بات نہیں نکال سکتا جو رب کو نارانش کرے۔'' آخر کاروہ اور ان کے سامت ساتھی قبل کر دیے گئے۔ ان جس سے ایک صاحب عبدالرحن بن اور ان کے سامت معاویہ نے زیاد کے باس واپس بھیج دیا اور اس کو لکھا کہ آئیس برترین طریعے ہے آئی کرو۔ چنا نجراس نے آئیس برترین طریعے سے آئی کرو۔ چنا نجراس نے آئیس زندہ دفن کراویا۔ ﴿

ال واقعے نے امت کے تمام صلحاء کا ول دہلا دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عائش کو یے خبران کر مخت رنج ہوا۔ حضرت عائش نے حضرت معاویہ کوال فعل سے باز رکھنے کے لیے پہلے بی خط لکھا تھا۔ بعد میں جب ایک مرتبہ حضرت معاویہ ان

ای قصے کی تفسیلات کے لیے ملاحظہ ہوا الطبر کی، جہام ۱۹۰ تا ۲۰۲ این فیدالبر، الاستیعاب، جا ایس
 ایس قصے کی تفسیلات کے لیے ملاحظہ ہوا الطبر کی، جہام ۱۹۰ تا ۲۰۲۷ ایس المجاری فیدون، جہام سو۔



حفرت عائش کویے خبرین کرسخت رنج ہوا۔ حفرت عائش نے حفرت معاویا کوای فعل سے بازر کھنے کے لیے بہلے بی خطاکھا تھا۔ بعد میں جب ایک مرتبہ حفرت معاویا ان

144

خلافت وطوكيت

ے ملنے آئے تو انھوں نے فر ایا: ''اے مُعاویہ اِستھیں جَر کو قُل کرتے ہوئے خدا کا ذرا خوف نہ ہوا۔' معزت مُعاویہ ؓ کے گورنر خراسان رہے ہی نن زیادالی رقی نے جب یہ خبر کی تو پکار اٹھے کہ''خدایا! اگر تیرے علم میں میرے اندر کچھ خیر باتی ہے و جھے دنیا ہے اٹھا لے۔'' © معزت حسن بھری فرماتے ہیں:''معزت مُعاویہ ؓ کے جار افعال ایسے ہیں

کہ اگر کوئی خفس ان میں ہے کی ایک ایک میں ہو۔ ایک ایک میں ہو۔ ایک ایک ایک ایک ایک میں ہوا ہے گئی ایک میں میں بتایا ہے ہم بنانا صال نکہ دہ شرائی اور ڈشہ باز تھ ، کو اپنے خاندان میں شامل کرن ، د اولاداک کی ہے جس کے بستر پر د اور ان کے ساتھیوں وقتی ان کا حجر اور ان کے ساتھیوں وقتی

اس کے بعد لوگوں کی آوا ا بن الحکم نے اپنی گورٹری مدینہ کے لات داروئی کہ انھوں نے اس کی کبی ہے۔ ''® تجائے بن پوسف کر اور نماز جمعہ میں حد ہے زیادہ تاخی سے دوٹوں آ تکھیں جس سر میں جی

ين جب مدينه گيا تومنبر رمول پر مراسي ورون ميدادان يو دو

- © الاستيعاب، ج ا بص ١٣٥ ـ ١٣ ـ ١٣ مليري، ق ٢٠٨ . ١ ، صواح كتفعيل آئي آتي تي ي
 - این الاشروق ۳۵ می ۲۳۲ البدایه ن۸ می ۱۳۰۰
 - الاستعاب، خااص ۲۵۳۔
- الاستیعاب، فا ص ٢٩٩ ای ہے مل جل ایک واقد این سعد نے طبقات میں نقل کیا ہے۔ فیس،
 ال ١٨٨٠ ـ





انعام دیا جائے گا۔ بیاعلان سنتے ہی و چھس میرے یاس آیا۔میرے ہاتھ میری گردن ے باندھتا جاتا تھا اور روتا جاتا تھا۔ ای حالت میں وہ مجھے این زیدد کے پاس لے کمیا اوراس مے انعام مامل کرلیا۔ 0

۵_عدلیه کی آزادی کا خاتمه

تن (judiciary) کی انظامیہ سے آزادی کا اصول بھی اسلامی ریاست کے بندی اصواور میں سے تھا۔ خلافت واشدہ میں قاضیو ل کا تقرر اگر ج ضفاء بی کرتے تھے، گر جب کوئی مخص قاضی مقرر ہوجاتا تھا تو اس پر ضدا کے خوف اور اس کے اپنے ملم وضمیر کے سوائسی کا دیاؤنہ رہتا تھ۔ کوئی بڑے ہے بڑافخض بھی عدالت کے کام میں رخل دینے کی جرأت نہ کرسکتا تھا۔ حتی کرقاضی خود خلیفہ کے خلاف نیملہ دے سکتے تھے اور دیتے ہے۔ گر جب موکیت آئی تو بالآخر سراصول مجی ٹوفیا شروع ہو گیا۔ جن معاملات ہے ا ن یا دشاہ حسم کے خلف و کو سیاسی اسپ یا ذاتی مفاد کی بتا ہر الحجیس ہوتی تھی اُن میں انساف کرنے کے سے عدالتیں آزاد شدر ہیں، حتی کہ شاہرادوں، گورٹرول، قائد بن اور شای محلات کے متوسین تک کے خلاف مقدمات میں عدل کرن مشکل ہو میں۔ بدایک بڑا سب تھ اس بات کا کداس زیائے میں صالح ملاء بالعموم قضا کا منصب تبول كرنے سے انكار كر ديتے تھے، ادر جو عالم ان حكر انوں كى طرف سے عدالت كى کری پر جٹھنے پر راضی ہو جاتا تق ، اے بوگ شک کی نگاہ ہے دیکھنے گلتے تھے۔ عدلید پر انظامیه کی دست درازی بهال تک برهی که گورزول کو قاضیول کے عزل ونصب کا اختیار دے دیا گیا۔ © جان کیہ خلفائے راشدین کے زمانے میں سراختیارات خلیفہ کے سواسي كوحاصل نديتهـ

۲_شوروی حکومت کا خاتمه

اس می ریاست کے بنیوی قواعد میں سے ایک اہم قاعدہ سے تی کہ حکوم

ا طبقات بن سعد، چ٥، س ۲۱۳ ـ

السيوطي، حسن امحاضرو، ع ٢ يص ٨٨، المطبعة الشرفية مصر، ٢٥٤ العد



خلافت و ملویت یوست تمبر 34

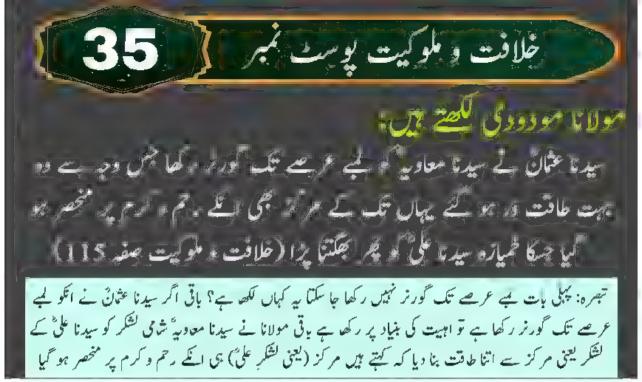
نوٹ: اشتری مولانا مودودی کی اس ثابت شدہ بات کو مانے سے صاف انکار کریں گے مگر ہاں سیدنا عثمان و سیدنا معاویہ کے خلاف مولانا مودودی نے جو کوڑ کباڑ لکھا ہے اسے وحی البی سمجھ کر فوری ایمان لے آتے ہیں

IM'Y

خلافت وملوكيت

🕮 یر فتنے کے زمانے میں جس طرح کام کیا، وہ ٹھمک مل شان تھا۔ البت مرف ایک چیز الی ہے جس کی ت کی جائت ہے۔ وہ بیاکہ جنگ جمل کے بعد انھوں ل اینارویہ بدل دیا۔ جنگ جمل تک وہ ان لوگوں ہے واشت کررے تھے، اور ان پر گرفت کرنے کے لیے ا اور حطرت طلح وزبير سے الفتكوكرتے كے ليے جب و کو بھیجا تھا تو ان کی نمایندگی کرتے ہوئے حضرت نے قاملین عمان میر باتھ ڈالنے کواس ونت تک مؤخر مد مدور مد من مدور المرائع برقادر شاوجا كي ،آب لوك بيت كرليل تو بمر خون عنان کا بدلہ بین آسان موجائے گا۔ ' ® پھر جنگ سے مین مہلے جو گفتگو أن كے اور حضرت طلحہ وزیر کے درمیان ہوئی اس میں حضرت طلحہ نے اُن پر الزام لگایا کہ آ ب خون عثان مح و مدوار جي ، اور المول في جواب شي قرمايا : لعن الله فتلة عنمان (عثان کے قاتلوں پر خدا کی اعت)۔ ® لیکن اس کے بعد بتدریج وہ لوگ ان کے ہاں تقرب حاصل كرتے ملے مح جو حضرت عنان مح خلاف شورش بريا كرنے اور بالآخر انعیں شبید کرنے کے ذمہ دار تنے ،حتی کہ انھوں نے مانک بن حارث الاشتر اور محد بن انی بحر کو گورزی کے عبدے تک دے دیے، درآن حالیک قتل عان شم ان دونوں صاحبوں کا جوجعہ تھا وہ سب کومعلوم ہے۔ حضرت علی " کے بورے زمان خلافت میں ہم کو صرف یمی ایک کام ایسا نظر آتا ہے جس کو غلط کہنے کے سواکوئی چارہ نہیں۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عنان کی طرح حضرت علی نے بھی تو اپنے متعدد رشتہ داروں کو بڑے بڑے عہدول پر سرفر از کیا، مثلاً حضرت عبدالله بن عباس معضرت عبدالله بن عباس محضرت عبدالله بن عباس محضرت عبدالله بن عباس محضرت کم بن عباس وغیرہم لیکن سے ججت بیش کرتے وقت وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ حضرت علی نے میدکام ایسے صالات میں کیا تھا جبکہ اعلی درجے کی صلاحیتیں رکھنے والے اصحاب میں سے ایک گروہ الن کے ساتھ تعاون کے مساتھ تعاون



خلافت وطوكيت

س تھ دو چیزی الی تھیں جو بڑے دُور رس اور خطرناک نتائج کی حامل ثابت ہو تھی:

ایک ہے کہ حضرت عثان نے حضرت معاویہ کو مسلسل بڑی طویل قرت تک ایک موب کی گورٹری پر مامور کے رکھا۔ وہ حضرت عثان نے آبلہ سے سرحد روم تک ومشق کی ولایت پر مامور چلے آ رہے تھے۔ حضرت عثان نے آبلہ سے سرحد روم تک اور الجزیرہ سے ساخل بحر ابیش تک کا پورا علاقہ ان کی ورایت میں جمع کر کے اپنے پورے زمانہ خلافت (۱۲ سال) میں ان کوای صوب پر برقر اررکھا۔ شیبی چیز ہے جس کا خمیازہ آخر کارحفرت علی کو بھلتا پڑا۔ شام کا بیصوباس وقت کی اسلامی سلطنت میں بڑی اہم جنگی حیثیت کا علاقہ تھا۔ اس کے ایک طرف تمام مشرقی صوب تھے، اور درسری طرف تمام مفرنی صوب ہے میں وہ اس طرح حائل تھا کہ اگر اس کا گورز مرکز درسری طرف تمام مغربی صوبوں کو مغربی صوبوں سے بلکل کاٹ سکتا تھے۔ حضرت شعاویہ اس صوب کی تحومت پر آئی طویل مدت تک رکھے گئے کہ اضوں نے حضرت شعاویہ اس صوب کی تحومت پر آئی طویل مدت تک رکھے گئے کہ اضوں نے دیشرت شعاویہ اس موبی کی تحومت پر آئی طویل مدت تک رکھے گئے کہ اضوں نے دیشرت شعاویہ اس موبی کی تحومت پر آئی طویل مدت تک رکھے گئے کہ اضوں نے دیشرت شعاویہ اس موبی کی تحومت پر آئی طویل مدت تک رکھے گئے کہ اضوں نے دیشرت شعاویہ اس موبی کی تحومت پر آئی طویل مدت تک رکھے گئے کہ اضوں نے دیشرت شعاویہ اس موبی کی تحومت پر آئی طویل مدت تک رکھے گئے کہ اضوں نے دیشرت شعاویہ اس موبی کے حکم اس موبی کی تعرب بھی مرکز ان کے دیشرت موبی کی میں دور برم کی میشر کی موبی کی در برم کی میں میں در بے بلکہ مرکز ان کے دیشر وہ کرم پرمخصر ہوگیا۔

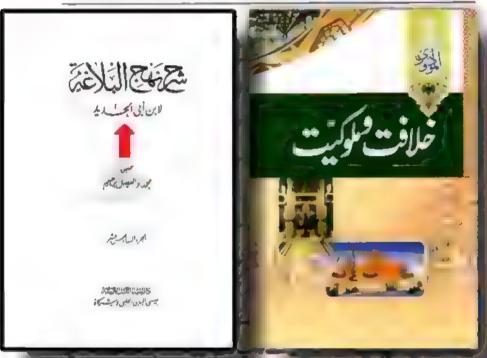
دوسری چیز جو اس سے زیادہ قتنہ انگیز ثابت ہوئی وہ فلیفہ کے پیز جو اس سے زیادہ قتنہ انگیز ثابت ہوئی وہ فلیفہ کے پیزیشن پر مروان بن الحکم کی ماموری تھی۔ ان صاحب نے حضرت عثال اور ان کے اعتماد سے قائمہ اشفا کر بہت سے کام ایسے کیے جن کی فاصلات قائمہ ان کی اجازت اور علم کے بغیر بی معاصب حضرت عثان اور اکابر صحابہ کے علاوہ ازیں میہ صاحب حضرت عثان اور اکابر صحابہ کے

(ا) طبقات این سعد، ج عامل ۲ م ۲ الا شیعاب، ج ای ۲ م ۲۵۳ بیطات ده ہے جس شی اب شام، ابنان ، ایدن اور اسرائل کی چار کوشیں قائم بیں۔ ان چاروں کومٹوں کے جموئل صدد قریب قریب آریب آن جی وی وی وی وی بیار معاویہ کی گورزی کے مہدیم سے معارض کے زیانے میں ان علاقوں پر چار گورزم قرر سے اور حضرت معاویہ ان میں سے ایک سے (طاحظہ ہو" یزید بی معاویہ" از ایام ایس تیرائی سے ایک سے (طاحظہ ہو" یزید بی معاویہ" از ایام ایس تیرائی سے ایک میں میں ایک ہے ای میں ایک ہے ای میں ایک ہے ای



مولاتا مودودی کا شیعہ ی کہاپ سر بی البلاغہ (این ای الحدید)
سے روایت تفل اور کے سیدہ معاویہ معاویہ کی اللہ عند پر ماروہ طریقے سے کامیابی حاصل کرنے کا الزام

مولانا مودودی نے خود اسکو ای خلافت و ملوکیت کتاب صفہ 309 میں شیعہ تسلیم کیا ہے پہلے سیدنا معاویہ ؓ کے خلاف تاریخ کی حجموئی بے سند اور ضعیف روایات سے الزامات لگائے پھر سکون نہ آیا تو شیعہ کتب سے ہی مدد لینا شروع کر دی



کے ترکے کا جائزہ لیا گیا تو صرف ہے سو درہم گلے جو آپ نے ایک غلام ترید نے گے پید پید چید جوز کر جمع کے تھے۔ ﴿ بَهِی کَی ایسے فَضَ ہونے کَ بازار بیل کوئی چیز نہ خریدتے تھے جو آپ کو جانتا ہو، تا کہ وہ قیت میں امیر الموضین ہونے کی بنا پر آپ کے ساتھ رعایت نہ کر ہے۔ ﴿ بَيْنَ اللّٰهِ مِنْ مَائے مِی حفرت مُعاویةٌ ہے ان کا مقابلہ ور چیش تھا، لوگول نے ان کومشورہ دیا کہ جس طرح حفرت مُعاویةٌ لوگول کو بے تحاشا انوں بات اور عظرت مُعاویةٌ لوگول کو بے تحاشا انوں بات اور عظی دے دے کر اپٹا ساتھی بنارہے ہیں آپ بھی بیت المال کا منہ کھولیں اور روپیہ بہا کر اینے حامی بیدا کریں۔ مُر انھول نے یہ کہہ کر ایسا کرنے ہے انکار کر دیا کہ '' کیا تم چاہے ہو نین ناروا طریقوں سے کامیا لی حاصل کروں؟'' ﴿ ان ہے خود ان کے بڑے

- (2) اين سور چ ۳۶ س ۲۸
- امام الويوسف ، كماب الخراج ، ص ١١٠ -
- ואטישני בידים אדם

ابن کشیر، چ۸، می ۳_

خلافت ولموكيت

- (5) این سعد، ج ۱۳ ش ۲۸ این کثر ج۸ می ۳-
- ابن الي الحديد، شرح في البلاغ، ج ا من ١٨٧، واد الكتب العربية، معر ١٣٢٩هـ

ا ملافت و ملوکیت بوست تخبر 37) مولانا مودودی خلافت و ملوکیت صفر 327 پر لکھتے ہیں،

حضرت عثمان نے اپنی حکومت کے آخری چھ سالوں میں اپنے رشتہ داروں اور خاندان کے لوگوں کو حکومت کے عبدے دیے اور مروان کے لیے مصر کا خمس (یعنی افریقہ کے اموال غنیمت کا خمس، جو مصر کے صوبے کی طرف سے آیا تھا) لکھ دیا اور اپنے رشتہ داروں کو مالی عطیے دیے اور اس معاملہ میں یہ تاویل کی کہ وہ یہ صلہ رحمی ہے، جس کا اللہ نے تھم دیا ہے۔ انہوں نے بیت المال سے روپیہ بھی لیا اور قرض رقمیں بھی لیں اور کہ کہ ابو بکر و عمر نے اس مال میں سے اپنا حق چھوڑ دیا تھا اور میں نے اسے لے کر این المور کی تقسیم کیا ہے۔ اس چیز کو لوگوں نے ناپسند کیا ہے۔ (طبقات ابن سعد: البخ اقرباء میں تقسیم کیا ہے۔ اس چیز کو لوگوں نے ناپسند کیا ہے۔ (طبقات ابن سعد:

یہ جھوٹی روایت ہے محمد بن عمر واقدی متر وک و کذاب ہے اور زہری مدلس ہیں، سوع کی تصر تے نہیں کے۔

قال أخبرنا محمد بن عمر حدثني أسامة بن زيد اللّبي عن داود بن الحصين عن عكرمة من عباس أن عصان بن عمان استعمله على الحمج في السنة التي قُمُل في الحمد وثلاثين ، فخرج فحج بالسّاس أمر عشان .

قال : أحبرنا عمد بن عمر ، حدثني عمد بن عبد الله عن الزهري قال . لما ولي حدثنا عاش الني عشرة سنة أميراً يعمل سنة سنين لا ينقم الناس عليه شيئاً ، وإنه لأحب إلى قريش من عمر بن الخطاب لأن عمر كان شليداً عليهم ، فلمنا وليهم حثمان لان لهم ووصلهم ، ثم تواني في أمرهم واستعمل أفرياه وأعل يته في السن الأواخر ، وكتب لمروان بخمس مصر ، وأعلى أفرياه المال ، وتأول في ذلك العملة التي أمر الله بها ، واتحد الأموال ، واستسلف من بيت المال وقال : إن أبا بكر وحمر تركا من ذلك ما هر لهما وإني أخذتُه فقستُه في أفريائي ، فأنكر التاس عليه ذلك .

الله والله الله والله الله ين يعشر من أمّ

معتُ عثمان يقول : أينها النَّاسُ إِنَّ الثَّالُ طَلَقْتُ أَنْسَهِما وَدُوي أُرْحَامِهِما

يُر حَيَانَ ۖ ۽ رحني الله عنه

ل: حدثني إبراهيم بن جعفر عن أمّ بن مسكليك عن أبيها قال: وأعبرةا بن عبد العزيز عن جعفر بن محمود ، سد بن عمر قال: حدثني ابن جُريج الطبقائ<u>ت الكبري</u>

المستقالة

ق البديد من مهاجوين والأتصار

فارضيت

واستعمل اترناه واهن بيته في الست الاواحر، وكتب لمروات بحمس مصر، واعطى اقرباء الذك وتلول في ذالك الصلة التي امر الله بها، واتخذ لاموال واستسلف من بيت الذال وقال كابابكر و

محد بن معدف طبقات على مام ديري كايةول على كياب

الله بها، واتخذ لاموال واستسلف من بيت الله وقال ن ابابكر و عمر ترك من د لك ما هو لهها والي حدثه مقسمته من الربائي

هالكراساسعليه. [⊙]

1 مقتال من ١٦ س ١٥ من على من الله على را الله ملاان في والقيد ما شيراً كم ها ها قراعي)

وس الوكس

'' حضرت عمان " نے اپنی حکومت کے آخری ؟ سالول بی این دشت و روں اور فادات کے لوگوں کو فومت کے آخری ؟ سالول بی ایپ دشت و روں اور اور این نام ایسی افریقہ کے اموال بیمت کا قس جومعر کے صوب کی طرف ہے آیا تھا) نکو دیا، اور پ دشتہ و روں کو بالی عظیم دیے ، اور اس مع لمے بی بیتا دیل کی کہ یہ وہ مسلمہ دی ہے جس کا لذنے تم دیا ہے ۔ اقوں نے بیت المال سے روپہ جی میا اور قرض رقیس میں میں، ورکب کہ ایو بحر وعرش نے اس مال جی سے المانی تحقیم میا ہے۔ ای چیز کومولوں کے بایٹ اور اس میں ہے۔ ای چیز کومولوں کے بایٹ اور اس میں ہے۔ ای چیز کومولوں کے بایٹ اور اس میں ہے۔ ای چیز کومولوں کے بایٹ اور اس میں ہے۔ ای چیز کومولوں کے بایٹ اور اس میں ہے۔ ای چیز کومولوں

یدادم ربری کابیان ہے جن کا روسٹیدنا عثال رضی القد صد کے عصر ترین تقد اور چھر بن سعد کا زماندادام ربری کے روٹے ہے بہت قریب نے صرف دو داسطوں سے ان کا بیقول مل کیا ہے۔ اگر یہ وہ ابن سعد مقلق کی طرف ربے عام زہری نے معزت عثان کی طرف علد مشوب کی ہوتی کو پرض ورعمۃ اض کرتے۔ اس سے اس بے اس بے اس کو تی کی تسلیم کرتا ہوگا۔





سوال یہ ہے کہ وہ کون کی غلط روایات تھیں ، جنہیں عمر بن عبدالعزیز نے بدلا۔ کیا تحقیق اس کا نام ہے کہ جمعوٹے قصوں سے استدل کی جائے ؟ ائمہ بل سنت کے منہج سے انحراف ، محدثین سے خود کو بے نیاز سمجھن اور اصحاب پاک مصطفل کے بارے میں بد عقیدگی کا درس پڑھانا ہی اگر تحقیق ہے، تو معاف بیجئے گا حضور! مہرا ایمان اس تحقیق پر مطمئن نہیں۔ یوم حسب اگر حق ہے، تو ہم اپنے نامہ اعمال میں اصحاب محمد طفاق کیا تنقیص نہیں کھوانا چاہتے ، اِس پوری کائنات میں آپکی اس بات کی کوئی صحیح سند بھی نہیں ہے طفاق کیا اس بات کی کوئی صحیح سند بھی نہیں ہے

خلافت وملوكيت

144

در الله عليه وسلم اور چارول فلفات در الله عليه وسلم اور چارول فلفات در کافر مسلمان کا وارث ہوسکتا ہے، در مسلمان کا فر وسکتا ہے، در مسلمان کا فر کا وارث قرار و یا اور کافر کو وست مسلمان کو کافر کا وارث قرار و یا اور کافر کو مسلمان کو کافر کا وارث قرار و یا اور کافر کو خاتمان کی روایت کو پکر بحال کر دیا۔ شد خاتمان کی روایت کو پکر بحال کر دیا۔ شد کے معاطم میں صغرت معاویہ نے سنت کو بدل لیان کے برابر ہوگی، محر حضرت معاویہ نے اس کو دی۔ شداویہ نے اس کو دی۔ شداویہ دی کر دی۔ اس کو دی۔ شداویہ دی۔ دی کر دی۔ اس کو دی۔ اس کی دی۔ اس کو دی۔ اس

ایک اور جہایت مروہ برعت حضرت معاویہ کے عہد میں پیشروع ہوئی کہ وہ خود،
اور ان کے عظم سے ان کے تمام گورز، خطبوں میں برسرِ مبر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر
سب وشتم کی ہوچھ از کرتے ہے، حتی کہ سمجد نبوی میں منبرِ رسول پر عین روض نبوی کے سامنے حضور کے محبوب ترین عزیز کوگالیاں دی جاتی تھیں اور حضرت علی کی اوالا داور ان
کے قریب ترین رشتہ واراپنے کانوں سے یہ گائیاں سنتے ہتے۔ ﴿ کَسَی کے مرنے کے بعداس کوگالیاں دینا، شریعت تو ورکنار، انسانی اخلاق کے بھی خلاف تھا اور خاص طور پر
بعداس کوگالیاں دینا، شریعت تو ورکنار، انسانی اخلاق کے بھی خلاف تھا اور خاص طور پر
حضرت عمر بن عبدالعزیز نے آگر اپنے خاندان کی ووسری غلط روایات کی طرح اس
حضرت عمر بن عبدالعزیز نے آگر اپنے خاندان کی ووسری غلط روایات کی طرح اس
روایت کو بھی بدلا اور خطبہ جعد میں سب علی کی جگہ یہ آیت پر حفی شروع کر دی: اِنَّ النّهُ وَ

- البدايدوالنهاية ب٥٨ مل ١٣٩١ ح١٠٩ م ٢٣٣٠
- ابدایه والنهایه ۵۸، می ۱۳۹۱ این گیر که الفاظ به این: و کان معاویة اول من قصر هاالی النصف واحد النصف لفسه.
- اخطر في مجلد ١٩٨٧ من ١٨٩ من الافحر و عامل ١٣٣٠ عامل ١٥٥٠ اليداي و ٥٨ من ١٥٥٩ من ١٥٩ من ١٩٩ من ١٩٩ من ١٩٩ من ١٩٩ من ١٥٩ من ١٩٩ من

خلافت و ملوكيت بوسط تمبر 39

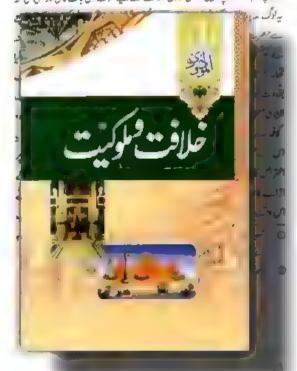
سیدنا عثان کے خلاف باغیوں نے خفیہ سازش کی تھی - مولانا مودودی کا اعتراف

مولان مودودی لکھتے ہیں مصر, بھرہ اور کونے کے بوگوں نے آپ میں خفیہ طریقے سے خط و کتابت کر کے سیدنا عثمان " کے خلاف سازش تیار کی, سیدنا عثمانؓ کے خلاف جھوٹے الزامات کی ایک کمبی فہرست تیار کی جنگے جوابات سیرنا علیؓ نے دے بھی دیئے تھے, گر یہ نسادی یارٹی باز نہ آئی, انہوں نے طبحہؓ , زبیرؓ اور علی ؓ کو ساتھ ملانے کی کوشش کی مگر انہوں نے حجھڑک دیا, انکو بہت سمجھایا گیا مگر یہ باز نہیں آئے مہاجرین و انصار نے ان باغیوں کا ساتھ نہ دینے کا اعلان کیا تو انہوں نے خود ہی مدینہ میں گھس کر سیدنا عثانٌ کو گھیر لیا, یہ یارٹی ساز باز سے بنی تھی انہوں نے بہت غلط حرکات کیں, ام حبیبہ و حضرت عائشہ کی بھی توہین کی اور آخر کار سیدن عثانٌ کو نہایت ظلم سے قتل کر دیا اور تعلّ کے بعد سیدن عثانٌ کے گھر میں لوٹ مار بھی کی

> نوٹ: مالک اشتر اِس باغی پارٹی کا سر غنہ تھا اس نے سیدنا عثالؓ کے قمل کا خود اعتراف بھی کیا (مصنف ابن الي شيبه:38912 و سنده حسن)

ئے رکان اس کے دوران میں اس اس اس کا کات یا سے مردد مو کی جو مدید ارسول صى الأحدوم على الى سى يبع مى زديكى كى تمس ركى كداعور ن م امرينين حضرت تم حبيبة كي توميل ق، ورحض عائشة بيا بُدر مدينة سے مكه بالي كيل كه اس طوفان بدتميري يس كي ش كي الدي توجن كردة ب آخر كار ان وكول في الوركر ك تخت ظلم کے ساتھ حضرت عثمان وشمید کر دیا۔ تیل دان تک ان کا جسد مبادک تدفین سے تحروم رہا، ورحم کرنے کے بعد ظاموں نے ان کا تحرمی بوٹ ہے۔ لا

يه صرف حفرت عثمان برنيس و تود سدم ورحد فت را شدو ك اظام يراان وكور فاظم عظيم تقدان كي شكايات على سے كروني شكايت ور في تقى تو م ف ويل جس + ويرجم دارك عج يل - ال لوفع كرائ عند مرف تى بت كافى يوشقى ك



العاص عرم زمل سے ناراض جو رکھے ہوگوں نے بخادت بریا کرنے کی کوشش کی ہیمی توعوام في ان كاساتهدندد يا اورجب معزت عنان كاطرف عدمن ابوموك اشعري نے وگوں کو بیعت کی تجدید کے لیے پکاراتو لوگ بغاوت کے علم برداروں کو چھوڑ کر بیعت ك لي وف يزع وجرب كرجو تحقر ما كرده ان كرف ف شورش بري كرف انی ،اس نے بغاوت کی وقوت عام دینے کے اب سازش کا راستہ اختیار کیا۔

ال تحریک کے علم برد رمعر، کوفی اور بھرے ہے علق رکھتے تھے۔ انھوں نے بالم خدد وكتابت كرك خفيدهريق سه بياط كي كداج نك مديد يني كر حفرت عثمان أير و با وُ وُ اللِّسِ _ الْحُولِ فِي حَصْرِت عَنَّانٌ مَنْ خَلاف الزامات كي أيك طويل فبرست مرتب ك جو زیادہ تر یا کل بے بنیاد ، یا ایسے کمزور الزامات پرمشمتل تقی جن کے معقول جوابات دیت جا کتے تھے اور بحدیش ایلیمی گے۔ پھر باہمی قرار داد کے مطابق پیاوگ جن کی تحدادود برار سے زیادہ ندھی امھر اکوف اور بھرے سے بیک وقت مدیرہ فی سے۔ یک طائے کے بھی نریندے نہ سے بک سازبازے تھوں نے اپن ایک یارٹی بتائی تھی۔ جب سامدیند کے باہر پہنچے تو حضرت کلی احضرت طلحہ اور حضرت زبیر ' کو افعول نے اپنے س تھ دینے کی کوشش کی مگر تنیوں بزرگوں نے ان کوجھڑک دیا ، اور حضرت علی انے ان ك ايك ايك الزام كا جواب و ي ترجعرت عثان كي يوريثن صاف كي د ديي ك مبدج بن وانصار بحي، جو دراصل اس وتت ملكت اسماميه بي الرحل وعقد كي حيثيت ر کھتے تھے، ان کے ہم اوا بنے کے لیے تارند ہوئے۔ تکریہ لوگ ایانی ضدیر قائم رہے اور بالآخر افعول نے مدیند میں تھس کر حفزت عثان الوکھیر لیار أن کا مطالب بیاتھا ک حفرت عثان علامت ہے دست بردار ہوجا تھی۔حصرت عثال کا جواب یہ تھا کہ میں تھی ری ہر اُس شکایت کو دور کرنے کے لیے تیار بول جو سی اور جائز ہو، مگر تھی رہے کہنے ے میں معزوں نمیں ہوسکتا۔ ﴿ اِسْ پِرِ نِ لُوگُول نے ﴿ سِمْ رُوز تُلُ بِکُ بِرُقُامِهِ مُقْلِم بِرِيْ

غلافت وملوكست

٤ - طبقات الن معروق المس ٢٩٠

المال سے دووری کا کلھے ہیں اے عمرت محمرت محمرت علی صفرت علی سے کہا تھے بیت المال سے مولانا سے دووری کا کلھے ہیں المال ہے المال سے سے دو حضرت علی نے لیا جہیں ہے اسٹارت معفرت علی المال ہے دو حضرت علی نے لیا جہیں ہے اسٹارت معاور نے باس ملے گئے (خلافت علولیت صفہ 9) معمرات معاور نے باس ملے گئے (خلافت علولیت صفہ 9) معمرات معاور نے باس ملے گئے (خلافت علولیت صفہ 9) المحمرات علی محمد المال المحمد ال

خلافت وملوكيت

بھائی حضرت عقیل " نے چاہا کہ وہ بیت المال سے ان کو روپید دیں ، نگر انھوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ' کیا تم چاہتے ہو کہ تمھارا بھائی مسلمانوں کا مال شمعیں دے کر جہنم میں جائے؟'' ⁽¹⁾

💆 حکومت کا تصور

ا تھا، فرمال روا ہونے کی حیثیت سے بیانے مقام کی مخت سے اور اپنی حکومت میں کس پالیسی پر عال مافت کے منبر سے تقریریں کرتے ہوئے برمرعام کی تقریر جو افعول نے مسجد نبوی میں عام بیعت کے

ا کیا ہوں حالانکہ بیل آپ کا سب سے بہتر آدی نہیں کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے سی منصب اپنی ہے۔ نہ میں یہ چاہتا تھا کہ کسی دوسرے کے بجائے میہ

کے کے۔ نہیں کے بھی خدا ہے اس کے لیے دعا کی نہ میرے دل میں کبھی اس کی حرص پیدا ہوئی۔ نیس نے تو اے بادل ناخواستہ اس لیے تبول کیا ہے کہ جمھے مسلمانوں میں فتنہ اختلاف اور عرب میں فتنہ ارتداد ہر پا ہوجانے کا اندیشہ تھا۔ میرے لیے اس منصب میں کوئی راحت نہیں ہے، بلکہ یہ ایک بارعظیم ہے جو مجھ پر ڈال دیا گیا ہے، حس کے اشانے کی طاقت مجھ میں نہیں ہے، اللہ کہ اللّٰہ ہی میری مدد فر مائے۔ میں جب جاہتا تھا کہ میرے ، بجائے کوئی اور یہ باراٹھ لے۔ اب بھی اگر آپ لوگ چاہیں تو یہ چاہتا تھا کہ میرے ، بجائے کوئی اور یہ باراٹھ لے۔ اب بھی اگر آپ لوگ چاہیں تو اس جا الله میں ، میری بیعت آپ کے اصحاب رسول الله میں ہے کی اور کواس کام کے لیے چن لیس ، میری بیعت آپ کے اصحاب رسول الله میں ہے کی اور کواس کام کے لیے چن لیس ، میری بیعت آپ کے اصحاب رسول الله میں ہے کی اور کواس کام کے لیے چن لیس ، میری بیعت آپ کے اصحاب رسول الله میں ہے کی اور کواس کام کے لیے چن لیس ، میری بیعت آپ کے استان میں کو بیعت آپ کے اسے کی اور کواس کام کے لیے چن لیس ، میری بیعت آپ کو اس کام کے لیے چن لیس ، میری بیعت آپ ک

خلافت و ملوكيت يوسك تمبر 41 مولانا مودودی نے جھوٹ کے دیکارڈ قائم کر دیے مولاتا مودودی ہے ہلے تو عمرو بن متق ضی اللہ عند پر سیدنا عثال کے قبل میں ملوت ہونے کا مجھوٹا الزام لگایا پھر ساتھ ہی ہے مجھوٹ لکھا کہ عمرو بن مَقَى كَا ﴿ كَاتُ لِلْهُ سِيدِيا مِعَاوِيهِ كَوْ بَيْشُ لِيا كَيا (خَلَافْتُ ﴿ مَلُولِيتُ صَفْهِ 178) نوٹ: کیا عمرو بن حمق میں عثان کے قتل میں موث تھے؟ اس روایت کی حقیقت یوسٹ نمبر 42 میں بتائیں گے باقی جو لکھا ہے اِن کا سر سیرنا معاویہ کو پیش کیا گیا ہیہ جعلی بات ہے یہ روایت مصنف ابن الی شیبہ 34302 میں موجود ہے جس میں دو مدلس راوی ہیں شریک اور اسحاق عن سے رویت کر رہے مگر مولانا مودودی اِس ضعیف روایت کو ہی ولیل بنائی جا رہے

اسلام میں جو سب سے بہر سر کاٹ کر سی کے باس بھیج سیا وہ عمرو بن حمق نخز کی کا سر تھا جو معاویہ اے بیاس بھیجا گیا ہے جعلی روایت ہے اس میں ایک نتیس دو دو مدلس راوی **دی**ل شر یک بھی مدس اور اسحاق بھی مدلس دونوں عن ہے روایت کر رہے اور ساخ کی صراحت کہیں موجود شہیں لہزاہ اصول محد ثین یہ روایت فارخ ہے

THE THE PROPERTY OF THE PROPER عَلَو صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلِ لَوَزَّجَ الْرَأَلَا آبِيهِ ، فَأَمْرَهُ أَنْ يَأْتِيهُ برأَبِيهِ

(۱۳۳۰) معرت برا دین عادب پای فرات آن کو کا تخفرت پایستان کے ایک تخف کی طرف بیای جیے جم نے سے والد کی ی کی کے ساتھ فاح کر لیا قداور تھم وال کا مرکاث کرا ک

(١٩٣٨) خَلَقِهَا عِلَى أَنْ أَوْلُسُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي خَيْنَةَ ، قال قال تبلة اللهِ الْمُعَرَّفَة يَرْحُ بَلْدٍ أَنَّهُ وَسَعِدٌ رَحْمًا إِنَّهُ فَكُوا مُسْفَدً بِرَأْسَيْ

(۱۳۲۱) حقرت ميداند ويالو قرارية بين كرفزه ديدوش عن معرف معداد رحق تادخريك في معرف مددود فعول)

١٩١٢ ، خَفْتُ آسَرِيتُ ، حَنْ أَنِي إِسْخَالَى ، عَنْ هَنْهَا أَنِي خَلِيهِ الْمُعْرَاعِينَ ، قَالَ إِنْ قَوْن وأس أَهْدِينَ هِي الإسكام دُكُسُ ابْرِ الْمُحَنِيِّ ، كُفُونَى إِلَى مُقَادِيًّةٌ

(۱۳۰۲) حفرت عديد وي خالد الزوال عظالة فريات بين كراملام على جادم جوكات كركو لمرف يجيع كيده الترياكين كامراق



اس كے بعد دوسرا سرعرو بن الحمل كا تھا جورسول الله على لله عليه وسلم ك محایوں میں سے تھے، مرصرت على رضى الله عند كالل ميں المون في مجى حصد الما تھا۔ زیاد کی ورایت مراق کے زمانے میں ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی گئے۔ وہ بھاگ كر أيك غار بين حيب كتے - وہاں أيك سانب في ان كو كات ليا اور وہ مر كتے -تع قب كرف واف ان كى عرده لاش كاسركات كرزياد كى ماس كتراس في حضرت عوادية ك ياس دشت بيج ديا- وبال اس برمر عام كشت كرايا كميا اور پر ل جاكران کی جوی کی کودش ڈال دیا گیا۔ ®

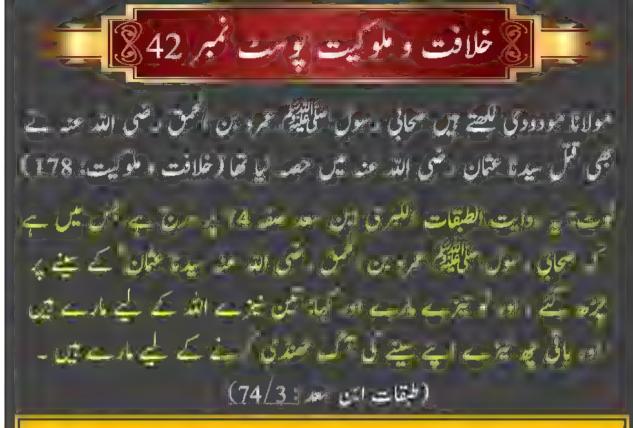
خلافت ^وملوكت

ایبا ی وحشانه سلوک مصر میں مجرین الی ك كورز في معرت معادية كاجب معريرا ادر پھران کی لاش ایک مرد وگدھے کی کھال پھ

ان کے بعد تو یہ ایک مستقل طریقہ ہی ہ رمل کیا ہے کے ال کے مرنے کے بعد ال کی ما فسين رضي الأرعندكا مركاث كركر بلاست وفداه لاش پر کھوڑے دوڑا کراہے روندا کیا۔ 🛈

حفرت نعمان بن بثير، جويزيد كرو حروان کے زمانے میں حضرت حیداللہ بن زمیر

- طبقات دبن معده بن ٢٥م ١٥ الدمتيوب بن ٢٥مل ١٠٨٠ بدايده بن٨ ص ٨٨- تبذيب العبديب ع ٨٠٠ س
- ال متیعاب، ج۱، من ۲۰۵ می اطیری، ج۳، من ۲۵ این اما فیمه خ۳، من ۱۸۰ این فلدون تحمید چندووم پھی ۱۸۲ے
- الطرق ع المراس ۱۳۹۹-۱۳۵۹-۱۳۵۹ الل ما غرارة ۱۳۸۲ ۱۹۸۱ البديرة ١٠ ش ۱۸۹ - ۱۹۱۰ - ۱۹۱۱ - ۱۹۱۱ <u>- ۱</u>۹۲



تبصرہ: بیہ جھوٹی روایت ہے, روایت میں محمد بن عمر واقدی متروک و کذاب ہے۔

محمد بن عمر واقدى كذاب راوى

قال : أخبرنا همد بن همر ، حدثني عبد الرحمن بن عبد العزيز هن عبد الرحمن بن عبد العزيز هن عبد الرحمن بن عبد أو عبد الرحمن بن عبد أو عبد أن عمد بن أبي بكر تسوّر على عنبان من دار عمرو بن حرم وحده كنانة بن بيشر بن عناب وسودان بن حُمران وحمرو ابن الحقمين فوجنوا عثمان عند امرأته نائلة وهو بقرأ في المُعنَّحَف سورة الله با تعتبل فقال : به أعنزاله الله با تعتبل أنه وأمير الوامين ، فقال عمد ما أخي منك مماوية وطلان وفلان ، فقال عنبان با بن أخي دع عنك غيني صا كان أبوك ليتقبيص على ما قبلت عليه فقال عمد با بن أخي دا أبيد المتناف با بن أخي دا أبيد بن أشار بن أميد أشا من فيهي على طبيك ، فقال عثبان : أستشمر الله عليد وأستمين به . ثم طعن جيته بمشاقعي في يده ، ووقع كنانة بن بشر بن واستمين به . ثم طعن جيته بمشاقعي في يده ، ووقع كنانة بن بشر بن منتاب مشاقعي كانت في يده الورفع كنانة بن بشر بن منتاب مشاقعي كانت في يده الورفع كنانة بن بشر بن منتاب في عليه . ثم علاد بالسيف حتى قطه .

قال عبد الرحمن بن عبد العزيز ؛ فسمعتُ ابن أبي عون يقول ضرب كالة بن بقر جدّيد فعثرُ بخنيه ، وضربه كالة بن بقر جدّيد فعثرُ بخنيه ، وضربه سودان بن حُمران الرادي بعدما بمرّ بخنيه فقتله ، وأمّا عمره بن الحُمرين فرلب على عثمان فجلس على صدره وبه رَمَتَيُّ فعلمت تسع طبنات ، وقال أمّا اللات منهن فإني طمئين ألله ، وأمّا ستُ فإني طمئيًا إلى عُمنُ لما كِان في صدري عليه ،

قاله : وأخبرنا محمله بن عمر قال : حدثني الرابير بن عبد الله عن جدَّته

الطبقائية الكبزي

No.

ي الشريق من للهاجرين والأنشار

قالت : لمّا ضربه بالمناقص قال علمان : الله أيبيل على اللحة يكشر والمُستحد وهو يقول * سبحان الله الطبع عند قوله عن المصحف حتى وقف اللم عند قوله الشميع العليم * وأطبئتي المصحف : فضربوه والله ، بأبي هو يُحيى الله و المهوف ويتحسل الكل ، غرجيه الله .

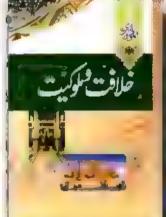
عمان من عاد معاليول عن عد عقد مكر معزت مثان رض الأرعد كر عن العول في محد لا

تندازیاد کی ولایت مراق کے زبائے علی ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی گئی۔ وہ ہماگ کر ایک غار عیس جھپ گئے۔ وہاں ایک سانپ نے ان کو کاٹ نیا اور وہ سر گئے۔ لغاقب کرنے والے ان کی خروہ لاش کا پر کاٹ کرنے اور کے ای گئے۔

غوادية ك ياس ومثل بيج ديا والما كى يولى كى كووش ۋال ديا كميا

ایسا ی وحشینه سلوک معرب کے گو در شخصے حصرت شعاویی ا اور پھران کی لاش ایک مردہ گھر ہے

اس کے بعد تو سے ایک مشر پرکس کیا جائے ان کے عمر نے کے خسین رضی افلہ عند کا سر کاٹ کر آ لاش پر کھوڑے ووڈ اکر اے ووقا



معرت تعمان بن بشر، جو يزيد كرامات بك بن اميد كم حال رب تم. عروان كرامات بن اميد كم حال رب تم. عروان كرامات ويد كرامة بن دور كا ساته ويد كرامة بن دور كرامة

ال ك بعد دومرا مرحمرو بن ألحق كا تفاج رسول الأصلى الله عليه وسلم ك

- فقات این صور خ۲، کل ۲۵- الماشیون خ۲، کل ۳۰۰- انهای خ۸ کل ۲۰۰- تبذیب
 فجدی خ۸، کل ۲۲-
- الناشين ب الحامل ١٣٥٥ الطوى الخام م المند التي الاثيرة مع ١٩٠٣ ١٩٠ اين ظلم ون تخطر جلد ودم اس ١٩٨٠ -
- الطرق اع ٢٩٦ م- ١٥٠ ١٥٠ ١٥٠ ١٥١ النوالا ثير اع ٢٩٦ ل ٢٩٦ ـ ١٩٨ ـ البرايع ١٨٠ م من ١٨١ - ١٩٠ - ١٩٠ - ١٩٠ ـ ١٩٠ ـ

سيدنا سعد بن عباده رضى الله عن عب يربا ولي الرام

خلانت وملوكيت

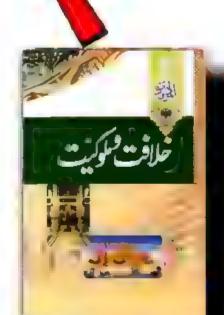
92

اسلام کے اصول اور اس کی روح کے مطابق قبائلی، نیلی اور والمنی صبیتوں سے بالاتر ہو کر تمام لوگوں کے درمیان کیسال سلوک کیا حمیا۔

رسول الله صلى الله عليه وسلم كى وقات كے بعد عرب كى قبائلى عصبيتيں أيك طوقان کی طرح اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ معیان نبوت کے ظہور اور ارتداد کی تحریک بل بھی عال سب سے زیادہ مؤر تھا۔مسلم کے ایک پیرو کا قول تھا کہ" میں مان ہوں ک مسلمد جمو ٹا ہے، مگر بنی رہید کا جموام مفر کے سیج سے اچھا ہے۔ " 1 ایک دومرے مد تن نبوت طبحہ کی حمایت میں بن غطفان کے ایک مردار نے کہا تھا کہ" خدا کی تعما اینے حلیف تمیلوں کے ایک ٹی کی ویروی کرنا قریش کے نی کی ویروی سے مجھ کوزیادہ مجوب ہے۔ " اللہ فود مدید میں جب حفرت ابو برا کے ہاتھ پر بیعت ہولی تو حفرت معد "بن عباده نے قبائلی مصبیت می کی بنا پران کی خلافت تسلیم کرنے سے اجتناب کیا تا_ ای طرح حضرت ایوسفیان کوبھی صبیت بی کی بنا پران کی خلافت نا گوار ہوئی سمی اور انھوں نے حطرت علی ہے جا کر کہا تھا کہ " قریش کے سب سے چھوٹے قبیلے کا آ دی کیے خلفہ بن کیا ،تم المنے کے لیے تیار ہوتو میں وادی کوسوارول اور بیادول سے بھر دول۔ ''محر حفرت علی ہے ہے جواب دے کران کا منہ بند کر دیا کہ''تمحاری ہے بات اسلام اور الل اسلام كي دهني ير ولالت كرتي ب- يس بركزنبيس جابتا كرتم كوئي موار اور بیادے لاؤ۔مسلمان سب ایک دومرے کے خرخوا اور آپس می مجت كرنے والے ہوتے ہيں خواوان كے ديار اور اجمام ايك دوسرے سے كتے بى دور ہوں، البت منافقین ایک دوسرے کی کاث کرنے والے ہوتے ہیں۔ ہم ابوبر کو اس مندب كا الل يجيتے بيں۔ اگر وہ الل نه ہوتے تو ہم لوگ مجى انسى اس منصب پر مامور د اونے رہے۔" (

نوٹ:

میدنا سعد بن
عبادہ رضی اللہ عنہ
کا سیدنا ابوبحر رضی
اللہ عنہ کی بیعت نہ
کرنا کسی ضحے سند



[@] المرى وعاص ١٠٥٠

[@] اليشأه يع الص م م م م

کتر الحمال ع د ، ع ۲۳ عد المطرى ، ق ۲ می ۳۳۹ این مبدالبر ، الاستیعاب ، ق ۲ می ۲۸۹ س

خلافت و ملوکیت پوسٹ تمبر 44

ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے کشکر پیش کرنے کی ضعیف روایت - مولانا مودودی نے جو حوالہ جات دیئے - کنز العمال بیں اس کی سند موجود نہیں، تاریخ دمشق بیں ابو غالب محمد بن ابی الحسن کی توثیق مطلوب ہے اور زیاد بن عبد الرحمن مجھول راوی ہے الاستیعاب میں مصنف عبد الرزاق کا حوالہ ہے اور مصنف عبد الرزاق اور تاریخ طبری میں عبد الملک بن سعید ابن حیان ابن ابجر راوی موجود ہے جس نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کا زمانہ بی نہیں پایا

خلافت وملوكيت

کے مطابق آبا کی ، شلی اور ولمنی صبیتوں سے بالاتر ہوکر

ریا گیا۔

وفات کے بعد عرب کی آبا کی عصبیتیں ایک طوقان

عیان نبوت کے ظہور اور ارتداد کی تحریک میں بھی ایک طوقان کے ایک ویرد کا قول تماکہ '' شی جانا ہوں کہ منا معتر کے ہے سے اچھا ہے۔'' آ ایک دوسر سے مطاب کے ایک سروار نے کہا تھا کہ'' فدا کی شم! مطاب کے ایک سروار نے کہا تھا کہ'' فدا کی شم! میردی کے آبے میں وی وی سے جو کو زیادہ میردی سے جو کو زیادہ میں جب حضرت ابو کر شکے ہاتھ پر بیعت ہوئی آبو حضرت

سعد "بن عبادہ نے قبائلی عصبیت بی کی بنا پر ان کی خلافت تسلیم کرنے سے اجتناب کیا تھا۔ اس طرح حضرت ابوسفیان کو بھی عصبیت بی کی بنا پر ان کی خلافت نا گوار ہوئی تھی۔ تھی اور انھوں نے حضرت علی "سے جا کر کہا تھا کہ" قریش کے سب سے چھوٹے قبیلے کا آدی کیسے خلیفہ بن گیا، تم اٹھنے کے لیے تیار ہوتو بین وادی کوسواروں اور پیادوں سے ہم دوں۔ "مگر حضرت علی " نے یہ جواب دے کر ان کا منہ بند کر دیا کہ "مجمعاری یہ بات اسلام اور اہل اسلام کی دھمنی پر دلالت کرتی ہے۔ بیں ہرگز نہیں چاہتا کہتم کوئی سوار اور پیادے لاؤ۔ مسلمان سب ایک دوسرے کے فیر خواہ اور آپس بی مجت کرنے والے ہوتے ہیں خواہ ان کے دیار اور اجسام ایک دوسرے سے کتے ہی دور ہواں البتہ منافقین ایک دوسرے کی کاٹ کرنے والے ہوتے ہیں۔ ہم ابو بر کواس منصب پر مامور منصب کا اہل جمحت ہیں۔ آگر وہ اہل نہ ہوتے تو ہم لوگ بھی آئیس اس منصب پر مامور منصب کا اہل جمحت ہیں۔ آگر وہ اہل نہ ہوتے تو ہم لوگ بھی آئیس اس منصب پر مامور منصب کا اہل جمحت ہیں۔ آگر وہ اہل نہ ہوتے تو ہم لوگ بھی آئیس اس منصب پر مامور منصب کا اہل جمحت ہیں۔ آگر وہ اہل نہ ہوتے تو ہم لوگ بھی آئیس اس منصب پر مامور منصب کا اہل جمعت ہیں۔ آگر وہ اہل نہ ہوتے تو ہم لوگ بھی آئیس اس منصب پر مامور شہونے ویا۔ آگر وہ اہل نہ ہوتے تو ہم لوگ بھی آئیس اس منصب پر مامور شہونے ویا۔ آگر وہ اہل نہ ہوتے تو ہم لوگ بھی آئیس اس منصب پر مامور شہونے ویا۔ آگھی قبیل ایس منصب پر مامور شہونے ویا۔ آگی ویا۔ آگر وہ اہل نہ ہوتے تو ہم لوگ بھی آئیس اس منصب پر مامور

الخرى، ج ٢٠٩٥ ٨٠٥ ـ

² اليزاء ج٢٠٠ م ١٨٨_

ان عبد امبر الاستيماب ج٠٥ م ١٩٠٨ الطبرى . ج٢م ١٩٠٨ ابن عبد امبر الاستيماب . ج٢٠ م ١٨٩ .

خلافت و ملوکيت اپوست کمبر 45

تبھرہ: سب جھوٹ اور بکواس ہے سیدٹا عثالیؓ پر جھوٹے الزامات ہیں ایبا کچھ صحیح سند سے ثابت نہیں

ابرات ابرات المحديد واجراسي دران المحديد واجراس دران ال

ځه قب ر.شره

فاتم النبين سيدنا محرص الذيدوسلم في بيرمادا كام ٢٣ مال كى مت بل بدية المحتل أو ينبي و يدا أب كالرائد المحتل أو ينبي و يدا أب كي بعد الويكر صديق اورهم فاردق رضى الذه تبماء دوالي كال ليدر مدم كومسر عن جفول في اكل معيت كم ما تحق آب كم كام كوجارى ركعا في المرزيام في وتد حضرت عنمان رضى الله عند كاظر ف ينتقل بوكى اورا نتراة بندسال تك وه يورا نتش بيرستورين وبروم بوقي عليه العسوة واساس في الم كم يا تقال

خلافت وملوكت

بت یہ بھی ٹائل تھی کہ متحب نبیفہ اس امر کا پابندر ہے کہ دہ اپنے قبلے کے ماتھ کو گر اتبازی برتاؤنہ کرے گا۔ ﴿ اِنْکُر بِرِسْتی ہے ظفیہ ٹائٹ دھترت عثبان اس معالمے بی معیار مطافوب کو قائم نہ رکھ سکے۔ ان کے عہد شل بنی امیہ کو کثر ہے ہے بڑے بڑے عہد ہے اور بیت المال ہے عطیے دیے گئے اور دوسرے قبیلے اسے تی کے ساتھ محسوں کرنے گئے۔ ﴿ اِن کے نزدیک سے صدرتی کا تقاضا تھا، چنا نچہ دہ کتے ہے کہ '' عمر فدا کی خاطر اپنے اقربا کو محروم کرتے ہے اور شی خدا کی خاطر اپنے اقربا کو دیا ہوں۔ ' ﴿ ایک موقع پر انھوں نے فرمایا: ''ایو کر " بیت المال کے معالمے علی اس بات کو پہند کرتے ہے کہ خود بھی محد حال رہی اور اپنے اقربا کو بھی ای حالت میں رکھیں۔ مگر بنی اس میں صلہ رقی کرنا پہند کرتا ہوں۔ ' ﴿ اس کا میچہ آٹو کا ر وہی ہوا جس کا معرمت عرا کو اندیش تھا۔ ان کے خلاف شورش پر پا ہوئی اور صرف میں نین کہ وہ خود شہید ہوئے ، بلکہ تباطیع کی دئی ہوئی چنگاریاں پارسک اٹھیں جن کا شعلہ خلافت راشدہ کے فلام میں کو پھونک کر رہا۔

ل من تقيد ادر اظهار رائے کی بوری او ل تھے۔ دو فود پ اہل شوری کے دوم کی کوئی سرکاری بارٹی نەتى، نەان 🍱 ا ہرشریک جمس اینے ايمان وتغمير تسمف ر کے سامنے ہے کم و كاست ركه دي لیاد پر ہوتے تھے نہ کر کسی کے رعب وا يا ينبياد ير- يكر بيرضفاء اپتی توم کا سرمنا جرف باور است جرروز يانج مرتبه تماز باجهام عیدین اور نج کے

- -receiver. Call (2)
- ۲۲ ما می ۱۳۳۳ مینات این سعوجلد ۱۳۰۳ می ۱۹۳ می

خلافت - ملويت بيست مم 46

سولانا موروزی بیده معاوی است کیلی ، مشوست متعلق لکھتے ہیں البیوں نے قیم ، حمری کا شاہی امر - الدی اعتبار - اب محافظ دی ہیے عام عوام ی آن تک امان نے شمی عوام آزادی ہے ان ہے کہیں کی بختی فرمانی تضمیل کیے سکین لیل بردھیس (خلافت و الموکیت سف 161)

بہلی بات می فظ رکھنا سادگی کے خلاف نہیں ہوتا آج کے دور میں بھی تمام بڑے علاء و رہنماؤں نے می فظ رکھے ہوئے بہل باتی رہی بات سیدنا معاویہ قیصر و کسری والی شہی زندگی گزارتے تھے یہ سب مولانا مودودی کا جھوٹ اور بکوال ہے سیدنا معاویہ بہت سادگی پہند تھے جو آپ کے احترام میں کھڑا ہونا چاہتا اسے بھی دیتے (ترمزی:2755) (مند احمد:11893) ہوگوں کی صوبت سننے کے لیے بندے مقرر تھے (ابوداؤد:2948)(ترمزی:1332) عام عوام میں نماز پڑھتے اور انکو خلاف سنت کاموں سے روکتے (صحیح مسلم:2042) عام عوام بیں خطبہ دیتے اور غلط کاموں سے روکتے تھے(ابوداؤد:1831) ہوگوں کو اپنے ساتھ بھیا کرتے تھے(منداحمد:1839) ہوگوں کو اپنے ساتھ بھیا

المافت ولحوكيت

۲_خلفاء کے طرز زندگی میں تبدیلی

دوسری نمایاں تبدیلی متنی کے دور ملوکیت کے آغازی سے بادشاوت کے خلفاء نے قیمر و کسری کا ساطرنے زندگی افتیار کرلیا اور اس طریخے کوچیوز دیا جس پر نی صلی الله علیه وسلم اور جاروں خلفائے راشدین زندگی بسر کرتے تھے ۔ انھوں نے شاہی محلات میں رہنا شروع کر دیا۔ شامی حرس (bodyguard) ان کے محلوں کی حفاظت كرف اور ان كے جلو ميں چلنے لكے۔ حاجب و وربان ان كے اور عوام كے ورميان مال ہو گئے۔ رحیت کا براہ راست ان تک پہنا اور ان کا خود رحیت کے درمیان رہنا سہنا اور جان گھرنا بند ہو گیا۔ ایٹی رعیت کے حالات معلوم کرنے کے لیے وہ اپنے ہاتحت کار پردازوں کے محاج ہو گئے جن کے ذریعے سے بھی کی حکومت کو بھی میچ صورت احوال کاهم نیس ہوسکا ہے۔اور رعیت کے لیے بھی میمکن شدر باکد باتوسط ان تک ایش ووت اور شکایت لے کر جاشکیں۔ بیطر زحکومت اس طرز کے بالکل برنکس تھا جس پر فلفائ راشد ین حکومت کرتے تھے۔ وہ بید عوام کے درمیان رہے جال برحق ان ے آزادی کے ساتھ ل سکتا تھا۔ وہ ہازاردل میں چلتے پھرتے تھے اور برشخص ان کا وامن پکڑسکتا تھ۔ وہ یا نجال وقت عوم کے سرحمد انعی کی صفوں میں نمازیں پڑھتے تھے اور جعد کے خطبوں میں ذکر اللہ اور تعلیم وین کے ساتھ ساتھ اپنی حکومت کی پالیسی سے می موام کوآگاہ کرتے تے اور ایک ذات اور ایک حکومت کے ظاف موام کے بر اعمة اصّ کی جواب دہی بھی کرتے تھے۔اس طریقے کو حضرت علیؓ نے کونے میں اپنی مان کا محطرہ مول کے کرمجی آخر وقت تک نابا لیکن الوکیت کا دورشروع ہوتے تی اس نمونے کوچھوڑ کرروم واپران کے بادشاہوں کا فموندافتیار کرلیا سی- اس تبدیلی کی ابتدا حفزت نعاویہ کے زمانے میں ہو چکی تھی۔ بعد میں یہ برابر بڑھتی ہی جلی گئے۔

خلافت و ملوكيت پوسٹ تمبر 47

مولانا مودودی لکھتے ہیں بعض افراد کہتے ہیں ہم صحابہ کرامؓ کے خلاف صحیح حدیث میں بھی آنے والی چیز کا رد کر دیں گے (خلافت و ملوکیت صفہ 305) تبصرہ: ایسا کوئی بھی نہیں کہتا ہے اعتراض مولانا مودودی نے خود ہی گھڑ لیا اور خود ہی جواب دے دیا صحیح حدیث کا انکار کسی کو نہیں ہم جو صحابہ کرامؓ کے خلاف جھوٹی, ضعیف و بے سند روایات دیا صحیح حدیث کا انکار کسی کو نہیں ہم جو صحابہ کرامؓ کے خلاف جھوٹی, ضعیف و بے سند روایات بیان کرے انکا رد کرتے ہیں

T +0

خلافت وملوكيت

جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ انھیں معاف نا چاہے۔ حضرت ماعزی مغفرت بیس نا چاہے۔ حضرت ماعزی مغفرت بیس نا چاہے۔ حضرت میں کی نے کی ہوگ۔

ت کی تقریح فرمائی ہے۔ گر کیا اب اس نا مخورے ہے؟ اس طرح کے واقعات نا برا ہے۔ کیکن جبال فی الواقع ایسے نا برا ہے۔ کیکن جبال فی الواقع ایسے نا برا ہے۔ کیکن جبال فی الواقع ایسے بھی اجتناب کا تھم نہیں لگایا جا سکا۔

بھی اجتناب کا تھم نہیں لگایا جا سکا۔

وی تنقیص نہ ہونے پائے۔ کی احتیاط واقعہ کے احتیاط نا احتیاط کی احتیاط کی احتیاط کی احتیاط کی احتیاط کی ہے۔ اگر اس سے کھیں شواوز پایا جاتا

موتو مجھے اس پرمطلع کیا جائے ، عِس ان شاء الله اس کی فوراً اصلاح کر دول گا۔

بعض حضرات اس معاملے میں بیرزالا قاعدہ کلیے پیش کرتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام اور کے بارے میں صرف وہ ہی روایات قبول کریں گے جوان کی شان کے مطابق ہوں اور ہر اس بات کو رد کر دیں گے جس سے ان پر حرف آتا ہو، خواہ وہ کسی صحیح حدیث ہی میں وارد ہوئی ہو لیکن میں نہیں جانتا کہ محدثین ومفسرین اور فقہاء میں ہے کس نے سی قاعدہ کلیے بیپان کیا ہے اور کون سامحدث یا مفسریا فقیہ ہے جس نے کبھی اس کی ویروی کی ہے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلاء اور تخییر کا واقعہ حدیث وفقہ اور تفسیر کی کہ ہے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلاء اور تخییر کا واقعہ حدیث وفقہ اور تفسیر کی کے ایوں میں بیان نہیں کیا گیا ہے؟ حالانکہ اس سے امہات الموشین پر بیالزام آتا ہے کہ انھوں نے نفقہ کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تنگ کیا تھا۔ کیا واقعہ افک میں بعض کے ایک ملوث ہونے اور ان پر حدقذف جاری ہونے کا قصہ اُن میں بیان نہیں کیا گیا ہے؟ حالانکہ اس قصور کی شاعت جیسی کچھ ہے وہ ظاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غامر ہے کیا ماعز اسلمی اور فامر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور فامر ہیں کیا گیا

خلافت و ملوکیت پوسٹ نمبر 48

مولانا مودودی لکھتے ہیں:

صحابہ کرامؓ کے متعلق اِن واقعات کو بیان کرنے سے اہل علم نے کھبی منع نہیں کیا (خلافت و ملوکیت صفہ 305)

تھرہ: بات ایسے واقعات کی نہیں ہو رہی جو صحیح سند سے ثابت ہیں بات ہم یہ کرتے ہیں جسطرت مولانا مودودی نے لین ای خلافت و ملوکیت کتاب میں تاریخی جھوٹی و بے سند کوڑ کباڑ روایات کے دھر لگائے ہوئے ہیں بات انگی ہو رہی ہے۔ اِنکو بیان کرنے اور صحابہ کرامؓ خلاف مقدمہ قائم کرنے کو دھر لگائے ہوئے ہیں بات انگی ہو رہی ہے۔ اِنکو بیان کرنے اور صحابہ کرامؓ خلاف مقدمہ قائم کرنے کو خائز قرار دیا ہے؟

خلافت وملوكيت

ای مثال ہے ال بات کا جواب بھی مل جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ انھیں معاف
کر چکا ہے تو ان کے ان وا قعات کو بیان نہ کرنا چاہیے۔ حضرت ماعز کی مغفرت میں
کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ انھوں نے ایسی تو ہی جو دنیا میں کم ہی کسی نے کی ہوگ۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کی مغفرت کی تصریح فرمائی ہے۔ گر کیا اب اس
امر وا قعہ کو کہ ان سے زنا کا صدور ہوا تھا، بیان کرنا ممنوع ہے ؟ اس طرح کے وا قعات
کو محض مشغلے کے طور پر بیان کرنا تو یقیناً بہت بُرا ہے۔ لیکن جہاں فی الواقع ایسے
وا قعات کو بیان کرنے کی ضرورت ہو وہاں بیانِ وا قعہ کی حد تک ان کا ذکر کرنے ہے،
پہلے بھی اہل علم نے اجتناب نہیں کیا ہے اور اب بھی اجتناب کا حکم نہیں لگایا جا سکتا۔
البتہ ان وا قعات کے بیان میں یہ احتیاط طوظ وظ رہنی چاہیے کہ بات کو صرف بیانِ وا قعہ
تک محدود رکھا جائے اور کسی صحائی کی بحیثیت مجموعی شقیص نہ ہونے پائے گے۔ یہی احتیاط
تک محدود رکھا جائے اور کسی صحائی کی بحیثیت مجموعی شقیص نہ ہونے پائے۔ یہی احتیاط
تک محدود رکھا جائے اور کسی صحائی کی بحیثیت مجموعی شقیص نہ ہونے پائے کہ بات کو مرف بیانِ جا تا

ا اور کید چی کرتے ہیں کرہم صحابہ کرام اور کرف آتا ہو، خواہ وہ کسی سیج حدیث اور حزف آتا ہو، خواہ وہ کسی سیج حدیث اور فقہاء بیل ہے کس نے سریا فقیہ ہے جس نے بھی اس کی چیروی اور تخییر کا واقعہ حدیث وفقہ اور تغییر کی اواقعہ اور تغییر کی اواقعہ اور تغییر کی میں اور غالم اور غالم سیال بیس کیا گیا وہ ظاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کے وہ ظاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کے وہ ظاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کے وہ ظاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کے وہ ظاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کے وہ ظاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کے وہ ظاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کے وہ ظاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کے وہ شاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کے وہ شاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کے وہ شاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کے وہ شاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کے وہ شاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کے وہ شاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کے وہ شاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کے وہ شاہر ہے۔ کیا ماعز اسلمی اور غالم سے کیا سے کیا تھوں کیا تھو

خلافت و ملو کیت پوسٹ نمبر 49

بغل میں چھری منہ میں رام رام

مولانا مودودی لکھتے ہیں صحابہ کرامؓ متعلق واقعات بیان کرتے کیہ احتیاط کرنی چاہیے کہ انکی تنقیص نہ ہو اور میں نے اسی پر عمل کیا ہے

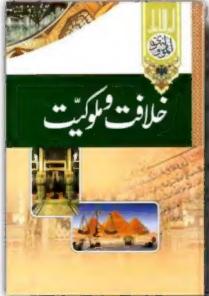
تبرہ: یہ مولانا مودودی کا دعوی صرف ایک فراڈ ہے ورنہ اسی بندے نے صحابہ کرائم جیسے سیرنا معاویہ و سیرنا عثان و دیگر صحابہ متعلق تاریخ کے کوڑ کباڑ سے سینکروں جھوٹی, ضعیف و بے سند باتیں نقل کیں اور گھٹیا اور گھناونے الزامات لگائے اور یبال بید کہ رہے ہیں صحابہ متعلق احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا نہیں چاہیے, پیدہ نہیں کس منہ سے اور کیا سوچ کر بید دعوی کر دیا مولانا صاحب نے اتنی غیرت ہوتی تو اس کتاب میں صحابہ متعلق کھی جھوٹی منہ سے اور کیا سوچ کر بید دعوی کر دیا مولانا صاحب نے اتنی غیرت ہوتی تو اس کتاب میں صحابہ متعلق کھی جھوٹی منہ سے انگی تنقیص کا پہلو لگاتا تھا

خلافت وملوكيت

ای مثال ہے اس بات کا جواب بھی مل جاتا ہے کہ جب اللہ تعالی انھیں معاف کر چکا ہے تو ان کے ان وا تعات کو بیان نہ کر نا چاہیے۔ حضرت ماعز کی مغفرت ہیں کوئی شہر نہیں کیا جا سکتا۔ انھوں نے ایسی توبہ کی جو دنیا ہیں کم بی کسی نے کی ہوگ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کی مغفرت کی تصریح فرمائی ہے۔ گر کیا اب اس امر وا تعد کو کہ ان سے زنا کا صدور ہوا تھا، بیان کرنا ممنوع ہے؟ اس طرح کے وا قعات کو کھن مشغلے کے طور پر بیان کرنا تو یقیناً بہت بُرا ہے۔ لیکن جہاں فی الواقع ایسے وا تعات کو بیان کرنے کی ضرورت ہو وہاں بیان وا تعد کی حد تک ان کا ذکر کرنے ہے، میلے بھی اہل علم نے اجتناب نہیں کیا ہے اور اب بھی اجتناب کا ظلم نیس لگایا جا سکتا۔

البتہ ان واقعات کے بیان میں بیہ احتیاط محوظ رہنی چاہیے کہ بات کو صرف بیان واقعہ تک محدود رکھا جائے اور کسی صحابی کی بحیثیت مجموعی تنقیص ند ہونے پائے۔ یہی احتیاط بیس نے اپنی امکانی حد تک بوری طرح طحظ رکھی ہے۔ اگر اس سے کہیں تجاوز پایا جاتا ہوتو مجھے اس پر مطلع کیا جائے ، بیس ان شاء اللہ اس کی فوراً اصلاح کر دوں گا۔





بعض حفرات ال معالمے میں بیزاا کے بارے میں صرف وہی روایات تیزل کا ہراس بات کو رد کر دیں گے جس سے ا ہی میں وارد ہوئی ہو۔ لیکن میں نہیں جات سیرقاعدہ کلیہ بیان کیا ہے اور کون سا محمت کی ہے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کی ہے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کی ہے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انھوں نے نفقہ کے لیے حضور صلی اللہ ع صحابہ میں بیان نہیں کیا گیا ہے؟ حالا کہ صحابہ کے ملوث ہونے اور ان پر حد تقرف

خلافت و ملوکیت پوسٹ نمبر 50 Last

ینچے مولانا مودودی کی تحریر پڑھ لیس مولانا مودودی کہتے ہیں اگر اصول حدیث تاریخی روایات پر لگائے گئے تو ہماری تاریخ کا 90٪ حصہ ضائع ہو جائے گا, لینی مولانا مودودی تاریخی روایات میں سندوں کے قائل نہیں ہیں اور یہی اس کتاب کی حقیقت ہے کہ اس کتاب میں 99.99٪ روایات تاریخ کی جھوٹی و بے سند روایات درج ہیں جس میں بڑا حصہ ابو مختف, واقدی اور سیف بن عمر جیسے کذاب راویوں پر مشتمل ہے اب جو شخص صحیح سند کے ساتھ دین لینا چاہتا ہو اس کا اِس کتاب سے کوئی واسط نہیں ہوگا اور جو جھوٹے قصے کہانیوں پر یقین کرنا چاہے گا وہ اس کتاب کو سر پر اٹھائے پھرے گا, باتی یاد رکھیں صدیث ہو یا تاریخ دونوں میں صحیح سند کو معیار بنائیں آپ کھی گمر اہ نہیں ہوں گے ان شاء اللہ

خلافت وملوكيت

ايسا جمونا موادا ين كابول من جمع كرديا؟





بعض حضرات تاریخی روایات کو جانجنے کے لیے اساء الرجال کی کتابیں کھول کر بیٹے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں فلال راوبوں کو ائمہ رجال نے مجروح قرار دیا ہے، اور فلال راوی جس وقت کا واقعہ بیان کرتا ہے اس وقت تو وہ بختہ تھا یا پیدا ہی تیس موا تھا، اور فلال راوی ایک روایت جس کے حوالے سے بیان کرتا ہے اس سے تو وہ ملا ہی نہیں۔ ای طرح وہ تاریخی روایات پر تقید حدیث کے اصول استعال کرتے ہیں اور اس بنا بران کورد کردیے ہیں کہ فلال واقعہ سند کے بغیر نقل کیا گیا ہے، اور فلال روایت كى سنديس انقطاع بـ بيه باتيس كرتے وقت بيلوگ اس بات كو بحول جاتے ہيں كه محدثین نے روایات کی جانج پرتال کے بیاطریقے دراصل احکامی احادیث کے لیے اختیار کیے ہیں، کیونکدان پرحرام وحلال،فرض و واجب اور مکروہ ومستحب جیسے اہم شرگ امور کا فیصلہ ہوتا ہے اور بیمعلوم کیا جاتا ہے کہ دین میں کیا چیزسنت ہے اور کیا چیزسنت نہیں ہے۔ پیشرا کط اگر تاریخی واقعات کے معالمے میں لگائی جائیں، تو اسلامی تاریخ ك ادوار ما بعد كا توسوال بى كيا ب، قرن اوّل كى تاريخ كا بعى كم ازكم و حصة غيرمعتر قرار یا جائے گا، اور ہمارے مخالفین انھی شرا تط کوسا منے رکھ کر ان تمام کارناموں کوسا قط الاعتبار قرار دے دیں مے جن پرہم فخر کرتے ہیں، کیونکہ اصول حدیث اور اساء الرجال کی تقید کے معیار پر ان کا بیشتر صد بورانیس اُڑتا۔ صدید ہے کہ سرت یا ک بھی ممثل طور یراس شرط کے ساتھ مرقب نہیں کی جاسکتی کہ ہرروایت ثقات سے ثقات نے متصل ت کے ساتھ بان کی ہو۔

خاص طور پر واقدی اورسیف بن عمر اور ان جیسے دوسرے راویوں کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال نقل کر کے بڑے زور کے ساتھ سے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ صدیث بی نہیں، تاریخ میں بھی ان لوگوں کا کوئی بیان قابل قبول نہیں ہے۔لیکن جن علاء ک